رجسٹرڈ نمبر ۱۲۵

هو الحکیم العلیم — هو العلیم الحکیم

العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان

ماہوار رسالہ

جسے بے نکاسی والا طبیب جدید محاملگیر کا نہایت دلچسپ اور مفید

اطباء کرام و مشائخ عظام کی خدمت میں

تبصرۃ الاطباء

جلد ۲	مدیر حکیم احمد الدین مع جدید طب جدید	نمبر ۵

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی - ڈاکٹری - ویدک - ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہے۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات - جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) یا بوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ لاہور

گلزار ہند سٹیم پریس لاہور میں باہتمام الیس احمد علی چشتی پرنٹر اور حکیم احمد الدین پبلشر نے شائع کیا

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہو جاتا ہے جس اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ جو بیرنگ روانہ ہوگا۔ لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ ممبران انجمن سے پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک حسب استطاعت جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں رہے۔ قیمت فی پرچہ ۴ر

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں بلا اجازت کسی نئے خریدار کے نام رسالہ وی پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر بھیجنے میں خریدار کا خرچ ۲ر رہے۔ لیکن وی پی کی وصولی میں ۴ر خرچ ہوگا۔ پس اپنا فائدہ سوچ لیں

(۴) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں۔ وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل وعیال کے متعلق ایسے سوالات بھی مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۵) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو۔ تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپ کا پتہ تبدیل کر دیا جائے۔ ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ وار نہیں۔

(۶) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(۷) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے۔

منیجر

مسلسل مضمون

حفظ صحت

از مدیر رسالہ

تو وہ اپنی ناجائز عادتوں سے دست بردار ہو جائیں۔ کیونکہ ایسی عادت جیسا کہ پہلے ہی گذر چکا ہے۔ دو قسم کے نقصان پیدا کرتی ہیں۔ اول تو جب کبھی وہ عادت پوری نہ ہو سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ اور عادت انسان کو مجبور کرتی ہے۔ دوسرا ایسی عادتوں سے آہستہ آہستہ بعض اعضاء اپنے افعال میں غیر معتدل چال اختیار کر لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جو ادنےٰ ادنےٰ کیفیات سے متاثر ہوتے رہتے۔ لہذا عادات غیر ضروریہ ترک کر دینا ہی حفظ صحت کے لئے ضروری ہے۔ لیکن جب کسی عادت کو ترک کرنیکا ارادہ ہو تو یہ دیکھ لینا چاہئے کہ یہ عادت ابھی کمزور ہے۔ یا کہ راسخ ہو چکی ہے۔ اگر کمزور ہے تو اسے بلا خوف یک لخت ترک کر دے۔ لیکن اگر راسخ ہو چکی ہے تو پھر یک لخت ترک کرنے میں نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس واسطے آہستہ آہستہ اس کے خلاف عادت پیدا کرے۔ یعنی اس پہلی عادت کو بتدریج چھوڑے۔ لیکن اگر بتدریج چھوڑ دینے میں دقت معلوم ہو اور حوصلہ نہ پڑ سکے اور استقلال نہ ہو تو یک لخت ہی چھوڑ دینا چاہئے۔ مگر ایسی صورت میں اسکے نقصان کے اندیشہ کا بھی سد باب کر لینا ضروری ہے۔ اور وہ اس طرح پر ہے کہ جس کیفیت پیدا کرنے کا وہ عادی تھا۔ اور جس کو اب چھوڑنا چاہتا ہے۔ اس کے بدل میں کسی اور کیفیت کا جو اسکے ہمرنگ اور ہم پایہ ہو استعمال کرنا شروع کر دے۔ ہمرنگ کا یہ مطلب ہے کہ جو اثر اس پہلی عادت سے جس عضو پر پڑتا تھا۔ اب وہی اثر کسی اور چیز سے اس عضو تک پہنچانا چاہئے تاکہ وہ عضو فوراً خلاف عادت ہونے سے اپنے افعال میں تغیر انداز نہ ہو۔ ورنہ یہ مطلب نہیں کہ وہی کیفیت دوسرے کسی عضو میں پیدا کی جائے۔ مثلاً ایک شخص کو افیون کھانے کی عادت ہے اب اسکا یہ بدل نہیں ہوگا۔ کہ افیون کھانا تو چھوڑ دے۔ مگر افیون کو حقہ ڈال کر چنڈو کی طرح اسکا دھواں لینا شروع کر دے۔ بلکہ بدل یہ ہوگا کہ افیون کو معدہ میں پہنچانا چھوڑ کر معدہ میں کوئی اور چیز اس کے ہم کیفیت پہنچانا شروع کر دے جیسے دھتورہ۔ بھنگ۔

اجوائن خراسانی وغیرہ وغیرہ۔ اور پھر چند یوم کے بعد اس دوسری چیز کو بھی چھوڑ دے تاکہ پھر اس کی بھی عادت نہ ہو جائے۔

دوسری مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک آدمی حقہ پینے کا عادی ہے جو اس عادت کو یک لخت چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو اسکا بدل یہ نہ ہوگا کہ حقہ تو چھوڑ دے مگر اسکے عوض نسوار لینی شروع کر دے۔ یا نسوار لینی تو شروع نہ کرے مگر تمباکو منہ میں رکھکر کھانا شروع کر دے۔ کیونکہ یہ تو پھر وہی چیز رہی۔ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ جب اسکو ترک کرنا چاہیگا پھر وہی تکلیف موجود ہوگی۔ جسکا پہلے اندیشہ تھا۔ بلکہ اسکا بدل یہ ہوگا کہ حقہ میں بجائے تمباکو ڈالنے کے دھتورہ کے پتے ڈال لیا کرے یا چائے کے پتے تمباکو کے عوض ڈال کر دھواں لیتا رہے۔ یا زراوند طویل کو جو کوب کر کے حقہ میں ڈال کر پی لیا کرے۔ یہ دوا بہت ہی مفید ہے۔ پس ایسی تجاویز سے وہ عادت بھی رفع ہو جاتی ہے اور تکلیف کا اندیشہ بھی نہیں رہتا۔

غرضیکہ عادت کا اثر ہر ایک بات میں صحت کے قیام یا فناء کے لئے ایک نہایت انقلاب پیدا کر دینے والا ہے۔ پس حافظ صحت کو لازم ہے کہ اپنے دل میں خود غور کر کے اپنی عادات کا خیال کرے۔ اگر کوئی ایسی عادت موجود ہے جس کی اسے طبعاً ضرورت نہیں تو اسے چھوڑ دے۔ اور اگر ایسی اشیاء ضروریہ کے متعلق اسے عادت نہیں جسکی عام ضرورت ہے تو وہ عادت آہستہ آہستہ پیدا کرے تاکہ کسی وقت کسی ضرورت کے ماتحت اگر اس چیز سے متاثر ہونا پڑے تو اسے خلاف عادت ہونے کی وجہ سے ضرر نہ دے۔ مثلاً کھانے پینے کے متعلق دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ دالیں کھانے کے عادی نہیں ہوتے۔ بلکہ ہمیشہ گوشت وغیرہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کر لیتے ہیں۔ کہ دالیں اور اس قسم کی بادی اشیاء ہمیں ناموافق ہیں۔ اس واسطے اگر گوشت نہ میسر ہو تو اسی قسم کی اور چٹ پٹی چیزوں کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ انکو اگر کبھی دال وغیرہ کھانی پڑے تو ضرور بدہضمی وغیرہ کے شکار ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح وہ لوگ جو ہمیشہ بادی اشیاء کھانے کے عادی ہیں۔ اگر کبھی گوشت یا نمک مرچ اور گرم مصالحہ والی غذا انکو کھانی پڑے تو ضرور انکو ضرر پہنچتا ہے۔ پس

مسلسل مضمون

علاج الامراض

از موجد طب جدید

لیکن اگر روغن بید انجیر قے ہو جائے۔ تو سقوف مبارکہ دیں تاکہ دست آ کر آنتیں صاف ہو جاتیں اور درد کو آرام ہو جائے۔ لیکن اگر کوئی دوا بھی معدہ برداشت نہ کرے اور درد سے مریض لاچار ہو تو مارفین اور ایسٹروپین کی جلدی پچکاری کر دیں جس سے فوراً درد میں تسکین ہو کر درد میں افاقہ ہو جائیگا۔ اگر جلدی پچکاری یا مارفیا وغیرہ موجود نہ ہو تو افیون یا بیخ نفاح بطور مخدر دوا کے استعمال کرائیں۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو گرم آبزن کریں تاکہ دوران خون اور اعصابی حس جلد کی طرف تیز ہو کر درد میں کمی واقع ہو۔ پس جب درد میں تخفیف ہو جائے تو پھر مسہل دیدیں۔ اس حالت میں معدہ بھی دوا کو برداشت کر لیگا۔ اور اسہال بھی آ جائینگے۔ اس کے بعد تقویت معدہ و مجاری کے لئے مقویات و ہاضم اشیاء کا استعمال چند روز تک کرنا اور غذا زود ہضم کھانا اور ثقیل اور دیر ہضم اشیاء سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

(۲) **خراشدار یا خراش کا درد**۔ کبھی تو اکال اور سوزندہ اشیاء کے استعمال سے امعاء میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اکثر جگر کی افعالی بے اعتدالی سے صفرا زیادہ اور غلیظ پیدا ہو کر آنتوں پر پڑتا ہے۔ جس سے بہ وجہ زیادہ مقدار اور غیر معمولی ہونے کے، امعاء میں خراش ہو کر درد شدید پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات (۱) درد آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے۔ یک لخت نہیں اُٹھ کھڑا ہوتا

(۲) اور قے زیادہ ہوتی ہے۔

(۳) قے میں صفراء نکلتا ہے۔

(۴) اگر درد اور نفخ اور قبض عرصہ تک رہے تو یرقان بھی ہو جاتا ہے۔

(۵) بعض مریضوں کو شدت مرض میں غشی بھی ہو جایا کرتی ہے۔

(۶) اکثر یہ درد نوبتی ہوتا ہے جو پندرہ بیس دن کے بعد یا ماہ بماہ ہوا کرتا ہے۔ کبھی کبھی، چند مہینوں یا سالوں بعد بھی اسکا دورہ ہو سکتا ہے۔

تشخیص۔ دیگر قسم کی دردوں کے ساتھ جو امعاء میں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ اسکا

اشتباہ نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ انکی علامات مخصوصہ اور اس کی علامات مخصوصہ میں نمایاں فرق ہے۔ لیکن وجع الکبد (درد جگر جسکا بیان پہلے کیا جا چکا ہے) کے ساتھ اسکی مشابہت ضرور ہے۔ کیونکہ یہ تمام علامات کم و بیش اس میں بھی پائی جاتی ہیں۔ وجہ یہ کہ وہ درد بھی غیر معمولی صفراء کی وجہ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ درد بھی اس واسطے ان کی تشخیص کرنا ضروری ہے۔ اور وہ اس طرح ہے کہ یہ درد آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے۔ اور مقام ناف اور اسکے اردگرد امعاء میں ہوتا ہے۔ لیکن وجع الکبد کا درد پہلے دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے دفعتہً پیدا ہوتا ہے۔ اور درد کی ٹیسیں پشت اور خصوصاً دہنے کندھے میں پڑتی ہیں۔

علاج۔ اگر متلی اور قے زیادہ ہو تو پہلے آدھ سیر گرم پانی میں ایک تولہ نمک ملا کر پلا دیں تاکہ قے ہو کر صفرا نکل جائے اور معدہ صاف ہو۔ پھر کوئی مناسب جلاب دیدیں۔ تاکہ امعاء بھی صاف ہو کر صفراء کا دفع بند ہو جائے یا صابون اور گرم پانی سے حقنہ کر کے امعاء کو صاف کر لیا جائے۔ بعدہٗ لعابدار ادویہ مثل ایسبغول۔ بہدانہ۔ کتیرا وغیرہ استعمال کرائیں۔ تاکہ خراش رفع ہو کر تسکین حاصل ہو۔ نیز اسکے بعد جگر کی اصلاح کی طرف توجہ منعطف کریں۔ اور اسکے افعال کو اعتدال پر لانے کی کوشش کریں۔ اگرچہ پورا علاج تو امراض جگر میں بیان ہوگا۔ مگر تاہم اس جگہ بھی اسقدر لکھدیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ادویہ مفردہ و مرکبہ جگر کی تقویت اور اس کی افعال کو اعتدال پر لانے کے واسطے بہت ہی مفید اور مجرب ہیں۔ مفردات کاسنی۔ سونف۔ تخم کشوث ریوند۔ نوشادر۔ جوہر سیماب۔ زرشک وغیرہ۔

مرکبات۔ شربت بروزی۔ شربت راوند۔ شربت دینار۔ معجون کلاں وغیرہ۔

(۳) تیسری قسم آنتوں کا درد شنجی درد کہلاتا ہے۔ اس میں نہ تو ہضمی ہوتی ہے اور نہ ہی صفرا وغیرہ اشیاء سے آنتوں میں خراش ہوتی ہے۔ پس ان کی علامات خاصہ اس میں نہیں ہوتی ہیں۔

علامات۔ درد کبھی ایک پہلو سے اٹھکر دوسرے پہلو کی طرف جاتا ہے کبھی سینہ سے پشت اور پشت سے سینہ کیطرف جاتا ہے۔ پیٹ کو دبانے اور ملنے سے کسی قدر تخفیف

ہوتی ہے۔ نفخ اگرچہ بالعموم نہیں ہوتا مگر کبھی خفیف سا ہو بھی جاتا ہے۔ ہوا کے خروج سے بھی درد میں خفت پیدا ہوتی ہے۔

اسباب ۔ مرض اختناق الرحم۔ وجع المفاصل۔ تقرس۔ پیٹ کے اوپر سردی کا لگنا یا اندر سردی کا پہنچنا مثلاً برف یا اولے کھانا۔ برف کی کلغیاں بے تحاشا کھا جانا۔ کبھی نازک مزاج لوگ صرف خوف کھا جانے سے اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

علاج ۔ اگر امراض مذکورہ کے باعث درد پیدا ہو تو اسکا علاج کرنے سے پوری صحت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر سردی وغیرہ سے ہو تو پیٹ کو گرم کرنے کی کوشش کریں مثلاً روغن تارپین سے مکور کریں۔ یعنی ایک تولیہ کو گرم گرم پانی میں بھگو کر اور ہوے سے نچوڑ کر اسپر تارپین کے پندرہ بیس قطرے چھڑک کر پیٹ پر گرم گرم باندھ دیں یا ماش وغیرہ کی ایک طرفہ روٹی پکا کر روغن سرشف سے چپڑ کر گرم گرم باندھ دیں۔ یا کم از کم صرف پانی گرم یا اینٹ گرم سے مکور کریں۔ اور حسب ضرورت کھانے کی دوا مخدر، مسکن اور دافع تشنج ہونی چاہیے۔ سو اس کام کے واسطے مفصلہ ذیل ادویہ کام آسکتی ہیں۔

اجوائن خراسانی (سیکران) اماشہ۔ افیون ½ رتی۔ پوٹاسیم برومائڈ ۱۰ رتی انٹی فبرین ۳ رتی۔ روغن کافور ۲ قطرہ۔ فرداً فرداً استعمال کریں۔ یہ نہیں کہ سب کو ملا کر دیں۔ ہاں اگر مفرد دستیاب نہ ہوں اور ایسے مرکبات موجود ہوں تو وہ بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ جیسے حب شفار۔ برشاشار۔ روغن شفار وغیرہ وغیرہ

(۴) چوتھی قسم کا درد امعاء وہ ہے جسے قولنج نحاسی یعنی تانبہ والی قولنج کہتے ہیں۔

اسباب ۔ جو لوگ تانبہ کا کام کرتے ہیں۔ انکے جسم میں تانبے کے ذرات جو غبار کی طرح باریک ہوتے ہیں جاتے رہتے ہیں۔ یا جو لوگ تانبہ کے برتنوں کو استعمال کرتے۔ لیکن قلعی جلدی نہیں کراتے تو غذا کے ساتھ تانبہ کا مادہ اندر جا کر آہستہ آہستہ خون میں جمع ہو کر کسی وقت یکدم اثر کر دیتا ہے۔ جس سے وہاں سوزش پیدا ہو کر درد

ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح تانبہ کا خام کشتہ کھانا بھی اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے۔

علامات۔ درد کے علاوہ جی کا متلانا۔ سانس کا تنگ ہونا۔ چہرہ کا متفکر معلوم ہونا مریض کی لبیں نیلی اور مسوڑوں کے کناروں پر بینگنی رنگ کی لکیر کا ظاہر ہونا۔ اس کی خاص علامات ہیں۔ علاوہ انکے مریض کا جسم زردی مائل بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن قبض وغیرہ اس میں نہیں ہوا کرتی۔ یہ درد عموماً تشنجی درد کے مشابہ ہوتا ہے۔ مگر خصوصی علامات سے امتیاز ہو سکتی ہے۔

علاج۔ اسکا نام فاد (تریاق) گندھک کا تیزاب ہے چنانچہ ایسے لوگ جو تانبہ کا کام کرتے ہیں۔ اگر ہفتہ عشرہ کے بعد ایک دو روز ایک بوند تیزاب گندھک آدھ پاؤ پانی میں ڈالکر پی لیا کریں تو اسکا زہریلا اثر نہیں ہونے پاتا۔ اسی طرح یہ دوا دورۂ مرض میں بھی مفید ہے۔ بشرطیکہ حملہ مرض شدت سے نہ ہو۔ لیکن اگر درد زور وشور سے پیدا ہو چکا ہے تو پھر اسکے استعمال سے پہلے شدت درد کو کم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پس درد کے کم کرنے کے واسطے وہ عام علاج کرنا چاہئے۔ جو تمام قسم کے دردوں میں مفید ہوا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ پر مختلف قسم سے گرمی پہنچانا جیسا کہ اسکے کئی طریقے لکھے جا چکے ہیں۔ یا مخدرات ومسکنات سے درد کو کم کرنا چنانچہ اس کے واسطے بھی کئی تجاویز تحریر ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں مسہلات کا استعمال بھی ضروری ہوتا ہے تاکہ مادہ نحاسی سے امعاء پاک ہو جائیں اور درد میں کمی واقع ہو۔ اسکے بعد تیزاب گندھک کا استعمال کرنا چاہئے تاکہ بقایا مادہ کو کیمیائی طور پر تحلیل کر کے خارج کر دے۔

علاوہ تیزاب گندھک کے نسخہ ذیل بھی بہت مفید ہے۔ سورنجاں شیریں ۴ تولہ استخواں سوختہ ایک تولہ۔ خوراک ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک صبح وشام دیتے رہیں۔

(۵) پانچویں قسم وہ ہے جسکو سربی کہا جاتا ہے یعنی سکہ کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد امعاء۔

اسباب۔ سیسہ کا کام کرنا مثلاً سیسہ کے برتن بنانا یا سیسہ کے حروف بنانا یا رنگ سازی کرنا جس میں، سفیدہ وغیرہ استعمال کرنا پڑتا ہے۔ یا سیسہ کے حروف کو

مسلسل مضمون

علم الادویہ

از موجد طب جدید

میں بھی مفید ہے۔ کیونکہ جب اس دوا سے معدہ میں تحریک ہوکر خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے تو امعاء کے دوران خون میں ضرور کسیقدر کمی آکر اسہال و زحیر میں تخفیف پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر یہ تاثیر بھی چنداں قوی نہیں ہے۔ دست آور دواؤں کی اصلاح میں بھی یہ دوا اور دوسری مقوی معدہ ادویات مثل الائچی۔ زنجبیل۔ بادیاں۔ زیرہ سیاہ وغیرہ وغیرہ اسی وجہ سے مفید ہوا کرتی ہیں کہ اس مسہلہ دوا کے اس ضرر کا جو امعاء پر پڑ رہا ہے۔ معدہ کی طرف ازالہ کر دیتی ہیں۔ لیکن یہ تمام فوائد اسکے ایسے قوی اور یقینی نہیں جس طرح معدہ پر اس کی محرک اور کاسر ریاح تاثیر ہے۔ یعنی مرض زحیر و اسہال وغیرہ میں اسقدر مفید نہیں ہے۔

نوٹ۔ اس کی بڑی خوراک معدہ میں اسقدر خراش پیدا کرتی ہے کہ طبیعت قے کے واسطے مستور ہو جاتی ہے۔

مرکبات

(۱) عرق انیسون۔ ترکیب۔ تخم انیسون آدھ سیر لیکر دس سیر پانی میں بذریعہ قرعہ انبیق یا بانس کی نالی عرق کش سے پورا پانچ سیر عرق کھینچ لیں۔

خوراک۔ ۲ تولہ سے پانچ تولہ تک۔

چھوٹے بچوں کو نفخ و اسہال و بدہضمی وغیرہ امراض میں یہ عرق بہت فائدہ مند چیز ہے

(۲) روغن انیسون۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے مفصلہ بالا طریق سے پانچ سیر عرق کشید کر کے پھر اس میں آدھ سیر انیسون اور پانچ سیر پانی ڈال کر حسب دستور پانچ سیر عرق کشید کریں۔ پھر تیسری بار اس عرق میں آدھ سیر انیسون اور پانچ سیر پانی ڈالکر پانچ سیر عرق کشید کریں۔ پھر کسی تنگ منہ کے برتن میں اسکو بھر کر ۱۲ گھنٹہ تک پڑا رہنے دیں۔ تاکہ روغن [illegible] کے اوپر آجائے پھر

کسی جانور کے پر کے ذریعہ وہ روغنیت عرق کے اوپر سے اتار کر کسی چھوٹی شیشی میں رکھ لیں۔

خوراک۔نصف قطرہ سے ۲ قطرہ تک۔

(۳) روح انیسون۔ایک حصہ روغن انیسون کو نو حصہ شراب اعلےٰ درجہ میں ڈال کر شیشی کو خوب ہلائیں اور رکھ دیں۔ایک دو گھنٹہ کے بعد پھر ہلا کر آرام سے رکھدیں۔جب ایک جان ہو جائیں۔تو بس تیار ہے۔

خوراک۔۵ قطرہ سے ۲۰ قطرہ تک۔

(۲۱) اندرائن

جسکو عربی میں حنظل اور پنجابی میں تمہ یا تنبہ کہتے ہیں۔اس کی بیل ہمارے ملک میں خشک اور ریتلے مقامات میں خود رو کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔اس کی چھوٹی چھوٹی باریک پتیاں اور سُرخ سُرخ پھول ہوتے ہیں۔موسم بہار خصوصًا ماہ چیت میں یہ بیل خوب پھُولتی پھلتی ہے۔رفتہ رفتہ کچھ عرصہ میں اسقدر پھیل جاتی ہے کہ زمین پر درویش کا تھان بچھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔اسکا پھل نارنگی کے برابر ہوتا ہے۔

حصص مستعملہ۔اس کی ہر جز استعمال کی جا سکتی ہے۔اور سب اجزاء ایک ہی قسم کی تاثیر رکھتی ہیں۔مگر ہر ایک جزو کی طاقت موثرہ یکساں نہیں بلکہ کم و بیش ہے۔اس واسطے اس کی اجزا کا وزن خوراک مختلف ہے۔چنانچہ اسکے پتوں کی طاقت بہ نسبت اس کے دوسرے اجزا کے کم ہے۔اس واسطے اسکا وزن خوراک زیادہ ہے۔پھر اس کی جڑھ میں پتوں کی نسبت طاقت زیادہ ہے۔پھر سب سے زیادہ طاقت اس کے پھل کے گودہ میں ہے۔اور وہی زیادہ تر استعمال ہوتا ہے۔اور اسکا بیان یہاں کیا جائیگا۔

اگرچہ اسکے چھلکے اور بیجوں میں بھی متقدمین نے طاقت تسلیم کی ہے۔لیکن میں نے تا حال انکا تجربہ کر کے نہیں دیکھا۔اس واسطے انکا وزن خوراک وغیرہ لکھنے میں خاموش ہوں

ذائقہ۔اس کے تمام اجزاء سخت کڑوے ہیں۔لیکن بو وغیرہ بالکل نہیں ہوتی۔

افعال و تاثیرات اور اعضاء متاثرہ اندرونی طور پر قلیل مقدار میں اسکے استعمال سے معدہ و امعاء کی رطوبت زیادہ رسنے لگتی ہے اور بھوک بڑھ جاتی ہے۔ اور دائمی قبض کی عادت رفع ہوکر رفع حاجت باقاعدہ ہوجاتی ہے لیکن متوسط مقدار میں دینے سے اگرچہ معدہ میں تو کم خراش پیدا ہوتی ہے مگر امعاء کی غدودوں میں اسکا زیادہ اثر ہوکر ان سے مائیت زیادہ مقدار میں رسنے لگتی ہے۔ نیز انتڑیوں اور جگر کے عضلاتی ریشوں کو تحریک دیتی ہے جس سے امعاء کی حرکت دودیہ تیز ہوجاتی ہے۔ اور جگر سے صفرا زیادہ رسنے لگتی ہے۔ غرض یہ کہ دوا متوسط مقدار میں بہت عمدہ پانی کی طرح کے اسہال لانے والی چیز ہے۔ جس میں صفرا کے اخراج کی وجہ سے دستوں کا رنگ اکثر سرخی یا زردی مائل ہو جاتا ہے۔ نیز اس مسہل کے استعمال سے اکثر قے نہیں ہوا کرتی۔ کیونکہ معدہ میں چنداں خراش نہیں ہوا کرتی۔ سب سے بڑھ کر اسکا اثر امعاء سفلی پر ہوا کرتا ہے۔ لہذا پیچش پیدا ہونے کا احتمال اس دوا میں بہت ہوتا ہے۔ چونکہ یہ دوا انتڑیوں میں خراش بہت کرتی ہے۔ اس واسطے انتڑیوں کی اندرونی جھلی میں سے رطوبات مزلقہ بہت خارج ہوا کرتی ہیں۔ جن کے اخراج کی وجہ سے امعاء اندر سے چھل جاتی ہیں۔ جس سے مستقل طور پر پیچش کی مرض قائم ہوجاتی خصوصاً جنکو وزن متوسط سے زیادہ دوا استعمال کرائی گئی ہو۔ اس وجہ سے اسکو تنہا کم استعمال کرایا جاتا بلکہ دیگر مسہل ادویہ کے ساتھ ملا کر دیا جاتا ہے۔ اور یا اسکے ہمراہ بذرالبنج وغیرہ مسکن امعاء چیزیں ملائی جاتی ہیں۔ جن سے اس کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر اگر مسکنات معدہ و امعاء چیزوں کا استعمال نہ کرایا جائے تو اکثر اوقات مستقل طور پر مرض پیچش پیدا ہوجاتی ہے۔ جو کچھ عرصہ تک مریض کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ بعض طبیب تو ایسے مسہلات کے بعد جن میں رطوبات مزلقہ کثرت سے خارج ہوں اور امعاء میں خراش پیدا ہوجائے۔ ایسبغول اور بہدانہ وغیرہ اشیاء دے دیتے ہیں کہ تا مسہل کی گرمی رفع ہوجائے۔ اور اس طرح سے اتفاق حسنہ پیدا ہوکر طبیعت سنبھل جاتی ہے۔ لیکن بعض بعض نادان طبیب ایسے موقعہ پر یہ سمجھے رہتے

ہیں۔ کہ اس مسہل سے خوب بلغم خارج ہوئی ہے۔ چونکہ ایسے مسہلات عموماً بلغمی صالح اور بلغمی امراض سمجھکر ہی استعمال کرلیا کرتے ہیں۔ اس واسطے اسکو ایسی چیزیں استعمال نہیں کراتے جو کہ خراش امعاء کی اصلاح کرسکیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض پیچش پیدا ہوجاتی ہے۔

یاد رہے کہ جس شخص نے بہدانہ یا ایسبغول کا استعمال کرایا تھا۔ حقیقتاً نادان تو وہ بھی تھا۔ کیونکہ امعاء کی خراش کو سمجھ سوچکر ٹھیک نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ ایک موہومی مزاجی گرمی سے ڈرکر اپنے آباؤ اجداد کی کورانہ تقلید میں یہ کام کر رہا تھا۔ اسکا ثبوت اس طرح ملا۔ کہ جب اسکو ایک دوسرے مریض یرقان کو مسہل دینے کا موقعہ آیا جسے اس نے صفراوی مرض سمجھکر بنفشہ۔ گل سرخ وغیرہ اشیاء کے طبیخ میں نیشکر اور شیر خشت حل کرکے دی تھی اور جس میں قدرے بادام روغن کا بھی اضافہ کیا گیا تھا۔ اور جس مریض کو اس دوا سے بالکل کوئی پاخانہ نہ ہوا تھا۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ قبض تھی۔ وہاں بھی اس نے اپنی مزعومہ اور موہومہ حرارت سے ڈرتے ہوئے فوراً بہدانہ یا ایسبغول دینے کی ہدایت کردی۔ حالانکہ وہاں خراش امعاء کا ایک ذرہ بھر امکان نہ تھا۔ اور نہ ہی کسی مسکن چیز کی ضرورت بلکہ اس وقت وہاں خراش پیدا کرنے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ اس نالی میں جو مرارہ (پتہ) سے امعاء کی طرف صفراء کو لایا کرتی ہے۔ سدہ پڑا ہوا تھا۔ اور بسبب نہ آنے صفراء کے امعاء کی حرکت دودیہ کم ہوکر قبض پیدا ہوچکی ہوئی تھی۔ اور امعاء بالکل ناکارہ اور سست بلکہ اپنے فرضی منصبی سے بالکل غافل ہوچکی ہوئی تھیں۔ ایسے وقت میں تو چاہیئے یہ تھا کہ حنظل (اندرائن) جیسی خراش کنندہ کوئی چیز دی جاتی تاکہ امعاء کی قوت جاذبہ زیادہ ہوکر اس نالی کے سدہ کھولنے اور صفراء کے ادرار کرنے کا کام سرانجام پاتا نہ کہ اُلٹا بہدانہ اور ایسبغول دیکر امعاء کو اور بھی سست کردیا جاتا۔

ناظرین ناراض نہ ہوں کہ موضوع کے برخلاف یہ کدھر سے کدھر چل پڑا ہے۔ علم الادویہ میں سے اندرائن کا حال لکھتا ہوا یرقان وغیرہ امراض میں جا پڑا ہے۔ بات یہ ہے کہ علم الادویہ میں سے ہی یہ سبق بھی ہے۔ بلکہ میرے نزدیک بہت بڑا سبق ہے

افعال الاعضا

از جناب حکیم مولوی عبدالغنی صاحب سکنہ جھیورانوالی

سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ ستمبر ۱۹۲۱ء

نرخرہ کے افعال

یہ آلات ہوائی کا تیسرا عضو ہے۔ جسے عربی میں حنجرہ پنجابی میں گھنڈی اور انگریزی میں لے رنکس LARYNX کہتے ہیں

قدرت نے اس کو ہوا کی گذرگاہ ہونے کے علاوہ آواز پیدا کرنے کے لئے مخصص کیا ہے۔

اس کے منہ پر باریک تاریں لگی ہوتی ہیں۔ جن کو عربی میں وتران الصوتیاں (آواز کی تاریں) اور انگریزی وو کل کارڈز کہتے ہیں۔ جب ہم بولنا چاہتے ہیں۔ تو ہوا ان سے ٹکرا کر آواز پیدا کرتی ہے۔

نیز حنجرہ کے اوپر ایک پان نما غضروف (کرّی) لگی ہوتی ہے۔ جس کو عربی میں غضروف مکبی۔ یا لسان المزمار یا غاصمہ اور انگریزی اپی گلاٹس کہتے ہیں۔ فائدہ اسکا یہ ہے۔ کہ لقمہ نگلتے وقت اسکا منہ بند کر لیتی ہے۔ تاکہ غذا اس طرف نہ چلی جائے اور متنفس کی حالت میں عموداً کھڑی رہتی ہے۔ کہ ہوا کا گذر ہو سکے۔

حنجرہ کی ساخت

اس کی ساخت کریوں کی ہوتی ہے۔ جو شمار میں آٹھ یا نو تک ہوتی ہیں۔ اور انپر غشائے مخاطی کا استر ہوتا ہے۔

اس کی پرورش کے واسطے عروق۔ اور احساس کے واسطے اعصاب اور حرکت کے واسطے عضلات وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔

اس کا اوپر والا حصہ چوڑا اور مثلث (یعنی سہ گوشہ) جو زبان کی جڑ کے نیچے حلق کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔ اور نیچے کا گول اور تنگ۔ جو قصبہ ریہ کے ساتھ جڑتا ہے اس میں سوزش۔ خراش یا ورم ہو جانے پر آواز صاف اور درست نہیں رہتی۔ جسے بحتہ الصوت کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

ہوا کی نالی

یہ ہوا کی گذرگاہ ہے جسے عربی میں قصبہ ریہ اور انگریزی میں ٹریکیا (TRACIA) کہتے ہیں۔ یہ قریباً چار انچ لمبی۔ اور انچ سے کچھ کم قطر میں بتائی جاتی ہے۔ اوپر کی طرف تو حنجرہ سے جڑتی ہے۔ اور نیچے سے پشت کے تیسرے فقرے (مہرے) کے قریب دو شاخیں ہو کر پھیپھڑے میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور شاخ در شاخ تقسیم ہوتی چلی جاتی ہے۔ جو عروق خشنہ کے نام سے موسوم ہوتی ہیں۔ جب دو شاخوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ تو دائیں شاخ چھوٹی × قریباً ایک انچ لمبی اور بائیں شاخ بڑی قریباً دو انچ لمبی ہوتی ہے۔ دیکھو شکل ہذا جو دوسرے صفحہ پر ہے۔

اسکو انگریزی میں برنکیائی کہتے ہیں۔ اس کی ساخت غضروف[۱]۔ عضلاتی ریشے[۲]۔ غشائے[۳] بلغمیہ اور چھوٹے چھوٹے غدود[۴] پائے جاتے ہیں۔

(۱) غضروفوں کے قریباً سولہ گول حلقے ہوتے ہیں۔ جو سامنی طرف سے محدب اور پچھلی طرف سے کسی قدر دبیز۔ مری (یعنی غذا کی نالی) سے ملے رہتے ہیں۔ ان کا یہ فائدہ ہے۔ کہ سوراخ دباؤ پڑنے سے بند ہو کر ہوا کی آمد و رفت میں رکاوٹ نہیں ہونے دیتا۔ اگر کسی وجہ سے یہ سوراخ تنگ ہو جائے۔ خواہ خارجی دباؤ کے سبب سے اور خواہ اندرونی غشاء کے متورم ہو جانے سے۔ تو سانس مشکل سے لیا جا سکتا ہے اور کوتہ دمی۔ ضیق النفس وغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں۔

(۲) عضلاتی ریشے غضروفوں کو آپس میں ملا کر نالی کی صورت بناتے ہیں۔

(۳) غشائے بلغمیہ یعنی مخاطیہ اندرونی طرف استر کرتی ہے۔ اسکے اوپر چھوٹی چھوٹی رونیں ہوتی ہے۔ جس کا یہ فائدہ ہے۔ کہ ہوا جب داخل ہوتی ہے۔ تو اس کی

گرد و غبار کو صاف کر دیتی ہے۔ اور چونکہ وہ رویں حرکت کرتی رہتی ہیں۔ اس لئے فضلات کو باہر مندفع کر دیتی ہے۔ جو بذریعہ تھوک یا کھنکار خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ غشا تمام اندرونی سطح پر حتی کہ عروق خشنہ تک لگی ہوتی ہے۔

(۴) غدود غشائے بلغمیہ کے اندر کی طرف پائے جاتے ہیں۔ جن سے ایک قسم کی رطوبت مترشح ہو کر اندرونی سطح کو تر رکھتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس میں سوزش ہو کر ترشح بڑھ

جائے۔ تو قوت مدبرہ بدن اسکو ہوا کی مدد سے یک لخت باہر خارج کرنا چاہتی ہے۔ اور اس ہوا کے اخراج کے وقت ایک خاص قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ جسے کھانسی کہتے ہیں۔ اگر وہ رطوبت پتلی سی ہو۔ اور آسانی سے نکلے۔ تو اسے بلغم خام کہتے ہیں۔ مگر یہ اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ غشا بلغمیہ کا فعل اخراجیہ ابھی تیز ہو۔ ورنہ وہ وہیں چپک رہتی ہے۔ اور کچھ عرصہ رہکر گاڑھی ہو جاتی ہے۔ اور مشکل سے نکلتی ہے۔ اور گلا ہے وہی سوزش زیادہ ہو کر خراش بن جاتی ہے۔ تو وہاں سے خون بھی آجایا کرتا ہے۔ اور اگر قرصہ تک نوبت پہنچے۔ تو خون کی بجائے پیپ وغیرہ بن کر سل وغیرہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اگر غشاء مذکور کا فعل تیز ہو۔ مگر رطوبت نہ رسے۔ تو طبیعت اس کا دفعیہ کرتی ہے۔ اور اسی طرح آواز نکلتی ہے جسے خشک کھانسی کہتے ہیں۔

(نوٹ۔ یہ چند سطور بطور جملہ معترضہ لکھی گئی ہیں۔ ورنہ یہ میرا حصہ نہیں تحقیق الامراض میں بیان ہونی چاہئیں۔ جو عالیجناب مجدد طب حکیم احمد الدین صاحب تحریر فرمائینگے)

حنجرہ کے قریب قصبہ ریہ پر ایک غدود سا ہوتا ہے۔ جسے عربی میں غدودہ ترسیہ یا غدودہ درقی اور انگریزی میں تھائرائید گلینڈ کہتے ہیں۔ بظاہر اسکا کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا۔ مگر شائد یہ بھی خون صاف کرنے کے واسطے قدرت نے مخلوق فرمایا ہو۔ اس کے بڑھ جانے پر گلا موٹا ہو جاتا ہے۔ اس مرض کو گلہڑ یا گھینگھا کہتے ہیں۔

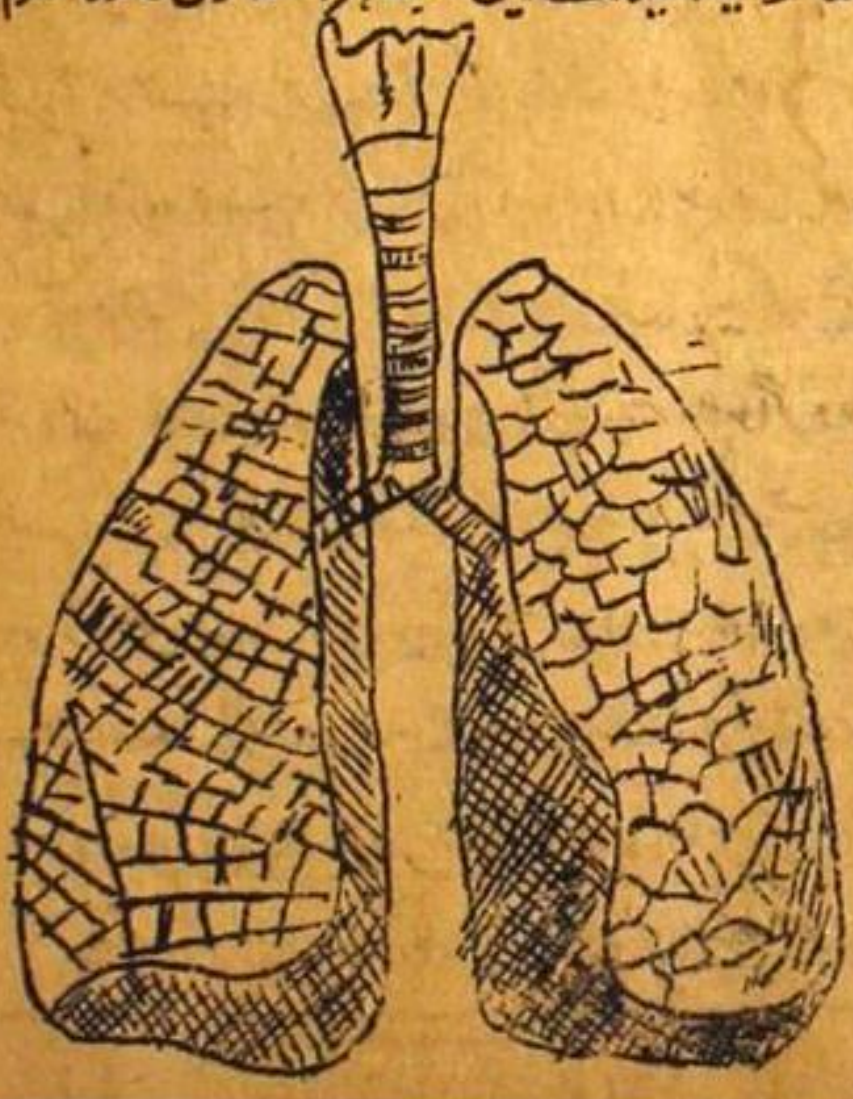

پھیپھڑے

جنکا عربی میں رئتین اور انگریزی میں لنگز (LUNGS) کہتے ہیں قعر ادمیں دو ہوتے ہیں۔ جنکی ساخت اسفنجی ہوتی ہے۔ ۲

مذاکرہ علمیہ اور نکات حکمیہ

گذشتہ سے پیوستہ

از موجد طب جدید

کیونکہ یہ سب ادویہ اول معدہ میں وارد ہوتی ہیں تو چاہئے کہ معدہ میں سوزش پیدا کرکے قے لائیں۔ اور پھر جب امعاء میں پہنچیں تو اسہال پیدا کریں۔ حالانکہ تجربہ اس کے خلاف ہے۔ سوائے جمالگوٹہ کے باقی ادویہ کے کھلانے سے اکثر قے نہیں ہوا کرتی بلکہ صرف اسہال ہوا کرتے ہیں۔ حالانکہ معدہ سے گذر کر آنتوں میں جاتی ہیں۔ پھر معدہ میں وہ اپنی اس تاثیر کا اظہار کیوں نہیں کرتی ہیں۔

جواب۔ اسکا جواب یہ ہے کہ تمام سوزش پیدا کرنے والی دوائیں اپنے افعال میں یکساں نہیں ہوا کرتی ہیں۔ بلکہ بعض چیزیں زود اثر ہوتی ہیں۔ اور بعض بطی الاثر یعنی دیر سے اثر کرنے والی۔ سو چونکہ ہر ایک چیز جو کھائی جاتی ہے خواہ وہ غذا ہو خواہ دوا معدہ میں جسقدر عرصہ ٹھیرتی ہے اس سے قریبًا دوچند عرصہ تک امعاء علیا (چھوٹی آنتیں) میں ٹھیرتی ہے۔ اور جسقدر عرصہ امعاء علیا میں ان کا ٹھیراؤ ہوتا ہے اس سے قریبًا دوچند عرصہ امعاء سفلی (بڑی آنتیں) میں اس کا ٹھیرنا ضروری ہے۔ پس ہر ایک دوا جو معدہ میں داخل ہوتی ہے اگر بہت ہی زود اثر ہو تو معدہ میں جاتے ہی لذع (خراش) پیدا کر دیتی ہے۔ چنانچہ چند ہی منٹوں میں خراش معدہ پیدا ہو کر قے ہو جاتی ہے۔ سو اگر وہ دوا بھی قے کے ساتھ خارج ہو جائے اور اسکا کوئی حصہ آنتوں میں نہ جائے جس سے اسہال پیدا ہوں۔ تو اس دوا کو مقی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی ادویہ کا معدہ پر اثر ہوتے ہی قے شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح وہ دوا بھی جلدی قے کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے۔ اور امعاء تک اس دوا کے پہنچنے کا وقت بھی نہیں آتا۔

لیکن اگر اس سے کمزور اثر ہوگی تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ معدہ سے لبث کے عرصہ

ہیں اگرچہ خراش وسوزش تو پیدا کرے گی۔ لیکن اسقدر نہیں جس سے قے شروع ہو جائے۔ بلکہ اسقدر سوزش ہوگی کہ جس سے گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہو۔ زیادہ ہوا تو غشیان پیدا ہوگیا۔ حتے کہ معدہ کی مدت ختم کرکے آنتوں میں چلی جاتی ہے۔ سو ایسی ادویہ سے بعض وقت تھوڑی بہت قے ہو جاتی ہے اور کبھی نہیں ہوا کرتی لیکن چونکہ آنتوں میں اسے زیادہ عرصہ ٹھیرنا پڑتا ہے۔ اس واسطے وہاں اسکا اثر بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور امعاء میں اجتماع خون ہو جانے سے اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ سو جن طبائع کو پہلے الٹیاں آنی شروع ہوگئی تھی وہ بھی پھر بند ہو جاتی ہیں۔ اور اکثر صرف اسہال ہی زور سے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات اگر معدہ میں بھی کافی اثر ہو چکا تھا اور آنتوں میں بھی اثر ہوگیا ہے تو قے اور دست دونو شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن تاہم عموماً الٹیاں ابتداء میں زیادہ ہوا کرتی ہیں اور دست آخر میں زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسی ادویہ میں سے جمالگوٹہ اور عصارہ ریوند مشہور ادویہ ہیں۔

لیکن اگر دوا اس سے بھی کمزور اثر یعنی بطی الاثر ہو تو چونکہ معدہ میں اسکا بہت تھوڑا عرصہ ہے۔ اس واسطے قے وغیرہ تو نہ آئے گی۔ البتہ گھبراہٹ اور بے چینی کچھ نہ کچھ ضرور ہوگی۔ مگر آخر کار آنتوں پر زیادہ اثر ہونے سے اسہال بخوبی آجائینگے اس قسم کی دوائیں ترید۔ حب النیل۔ جلاپا وغیرہ ہیں۔

لیکن اگر اس سے بھی بطی الاثر دوا ہوگی تو اسکا اثر معدہ پر بالکل محسوس نہ ہوگا۔ یا بہت ہی کم ہوگا جس سے مریض کو چنداں تکلیف محسوس نہ ہوگی۔ البتہ چھوٹی امعاء پر کسیقدر اثر ہوگا جس سے کسیقدر رطوبات مترشح ہونے لگینگی۔ لیکن چونکہ ایسی ادویہ کا اثر بڑی امعاء پر زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ بہ سبب زیادہ عرصہ ٹھیرنے کے نچلی امعاء میں خراش زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ایسی دواؤں سے اسہال دقت سے کم لیکن درد اور پیچش کے ساتھ آنے لگینگے۔ اور پاخانہ کی بار بار حاجت ہوگی۔ کیونکہ امعاء مستقیم میں زیادہ سوزش ہونے سے اس کی قوت دافعہ زیادہ ہو کر بار بار اخراج مافیہ کے لئے کوشش کرے گی۔ ایسی ادویہ سے عموماً پیچش کی مرض پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ ایسی ادویہ

حسب ذیل ہیں۔ سنا مکی۔ صبر۔ شحم حنظل وغیرہ۔

پس سہلہ تاثیر والی ادویہ اپنی طاقت موثرہ کی کمی بیشی کے سبب اور معدہ و امعاء علیا و سفلے پر علیحدہ علیحدہ اثر سے مختلف علامات ظاہر کرتی ہیں۔

اس جگہ ایک اور سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ تم جو یہ لکھتے ہو کہ مسہلات سے معدہ میں سوزش تو پیدا ہوتی ہے۔ لیکن تھوڑا عرصہ ٹھیرنے کی وجہ سے زیادہ اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ امعاء پر بہ سبب زیادہ عرصہ ٹھیرنے کے زیادہ اثر ہو کر دست شروع ہو جاتے ہیں۔ سو اول تو ہم تھوڑے عرصہ اور زیادہ عرصہ کے ٹھیرنے کو ہی تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اس کے متعلق ہمارے اسلاف نے کوئی اشارہ نہیں کیا۔ لیکن اگر ہم تسلیم بھی کر لیں تو پھر بھی ہم یہ بات نہیں مان سکتے۔ کیونکہ جب معدہ میں سے گذر کر ہر ایک چیز جاتی ہے تو ضروری ہے کہ معدہ میں اس چیز کو طبخ حاصل ہو اور جب طبخ حاصل ہو گیا تو پھر اسکا اثر بہت سا کم ہو جانا چاہئے۔ تو اس صورت میں اگرچہ امعاء میں زیادہ عرصہ بھی رہنا تسلیم کر لیا جائے تو بھی چونکہ اسکا مخرش اثر کم ہو چکا ہے۔ اس واسطے وہاں زیادہ سوزش پیدا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس دوا کا تو فضلہ باقی رہ گیا ہے جس میں اثر تو بالکل برائے نام ہی ہے۔ پھر امعاء میں معدہ سے زیادہ اثر ہونا عقل میں نہیں آ سکتا خواہ وہاں زیادہ عرصہ بھی اثر انداز رہے۔

جواب۔ سوال کی شق اول کا جواب یہ ہے کہ معدہ میں غذا کا ٹھیرنے کا عرصہ زیادہ سے زیادہ متقدمین نے تین چار گھنٹہ تسلیم کیا ہے۔ حد پانچ گھنٹہ تک سمجھ لو۔ لیکن ہر ایک ماکولہ چیز کا پاخانہ کم از کم چوبیس گھنٹہ کے بعد خارج ہوتا ہے۔ پس سمجھ لو کہ اسقدر طویل عرصہ غذا کہاں ٹھیرتی ہے۔

شق دوم کا جواب یہ ہے کہ دوا اور غذا دونوا ایک حکم میں نہیں ہیں۔ آپ نے دوا کو بھی غذا پر قیاس کر لیا ہے۔ کہ معدہ میں جیسے غذا ہضم ہو کر اسکا اثر بذریعہ عروق کے جسم میں چلا جاتا ہے اور فضلہ ایک بے اثر ہو کر امعاء کی طرف چلا جاتا ہے۔ اسی طرح دوا بھی معدہ ہی میں ہضم ہو کر اپنا اثر ضائع کر دیتی ہے۔ اور امعاء کی طرف محض فضلہ ہی جاتا ہے۔ یہ آپکا قیاس صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اول تو یہ مسئلہ ہی غلط ہے کہ

غذا معدہ میں اپنا اثر دیکر باقی صرف فضلہ امعاء میں جاتا ہے۔ کیونکہ جدید تحقیقات سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ معدہ میں غذائے ماکولہ کا بہت کم اثر جذب ہوتا ہے۔ اور کثیر حصہ اسکا امعاء میں جاکر طبخ پاتا اور اسکا اثر وہاں سے بدن میں زیادہ جذب ہوتا ہے۔ حتےٰ کہ آخری آنت میں بھی طبخ و ہضم ہوتا ہے۔ اور یہ عمل ختم اس وقت ہوتا ہے جب فضلہ مقعد سے خارج ہوجائے۔ لیکن اگر آپ کے اس مسئلہ کو تھوڑے وقت کے لئے تسلیم بھی کرلیا جائے۔ کہ ہر ایک غذا معدہ ہی میں ہضم تمام پاکر امعاء کی طرف صرف بے اثر فضلہ ہی جاتا ہے۔ تو بھی غذا پر دوا کو قیاس کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ متقدمین نے بخوبی اس کی توضیح کردی ہوئی ہے۔ کہ کیلوس کیموس صرف غذا کا ہی بنتا ہے۔ دوا کا نہیں بنتا۔ کیونکہ دوا میں بدل ما یتحلل ہونے کی صفت نہیں ہے۔ ہاں دوائے غذائی کا کچھ حصہ کیلوس بن جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں غذائیت موجود ہوتی ہے سو چونکہ ادویہ مسہلہ عموماً سمیت والی ہوا کرتی ہیں۔ جس میں غذائیت نام تک بھی نہیں ہوا کرتی۔ اس واسطے اگرچہ ان میں معدہ طبخ پیدا کرتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ طبیخ جذب نہیں ہوتا۔ اس واسطے بجائے اس کے کہ دوا کا فضلہ باقی رہکر بے اثر ہوجائے۔ اُلٹا اس دوا کا طبخ ہوکر اس کی تاثیر موشرہ پہلے سے بھی زیادہ تیز ہوجاتی ہے۔ نیز چونکہ مسہلات سوزش پیدا کرنے والے اور موذی ہوتے ہیں۔ اس واسطے طبیعت مدبرہ بدن بجائے اس مطبوخ کو جذب کرنے کے اسکو معدہ سے جلد باہر کرنیکی ضرورت سمجھتی ہے۔ اس واسطے غذا کی نسبت سے دوا بہت قلیل عرصہ میں معدہ سے امعاء کی طرف دھکیل دی جاتی ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ طبیعت کے پاس دھکیلنے کے لئے بلکہ ہر ایک عضو سے کام لینے کے لئے خون ہی ایک آلہ ہے۔ جس کی مدد سے کسی عضو کا فعل تیز ہوجاتا ہے۔ سو اس غرض کے لئے بھی طبیعت مدبرہ بدن بہت جلد معدہ میں خون بھیج دیتی ہے تاکہ اس سے رطوبات مترشح ہوکر موذی کی ایذا یعنی سوزش کو کم کردیں۔ اور نیز ان رطوبات کے ذریعے اس ایذا دینے والی چیز کو وہاں سے پھسلا دیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ جونہی مسہلہ چیز معدہ میں گدگدی پہنچانے لگتی ہے۔ وہاں فوراً خون کا اجتماع ہوکر رطوبات پیدا ہونے لگتی ہیں۔ اور اس چیز کو اگر

انجمن خادم الحکمت کی راہ میں مشکلات

اور طب و اطبا پر اسکے اثرات

اکثر ناظرین تبصرۃ الاطباء کو معلوم نہیں ہوگا کہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور کب سے مقرر ہوئی اور کیا کچھ اسکا اثر ہوا۔ بلکہ عام ناظرین رسالہ تو کجا خاص ممبران انجمن میں سے بھی بہت تھوڑے وجود ایسے ہیں جنہیں اسکے ابتداء اور درمیانی حالات کا بخوبی علم ہو۔ سنہ ۱۹۰۶ء اسکے انعقاد اور بنا کا سال ہے۔ اور یہ زمانہ دیسی طب پر ایسا تاریک زمانہ تھا کہ طبقہ اطباء میں سخت قسم کا جمود اور سکوت تھا۔ اور اپنی طب دیسی کو کالوحی من السماء سمجھکر تمام قسم کے نقائص اور عیوب سے پاک سمجھتے تھے۔ اور ہمچو ز دیگرے نیست کا ہر دم وظیفہ رٹتے رہتے مگر خود طب کے صحیح مفہوم اور مغز سے ناآشنا تھے۔ اگرچہ انہوں میں ڈاکٹری طب نے اس ملک پر پورا تسلط جما لیا ہوا تھا۔ تاہم نو تعلیم یافتہ طبقہ کے سوا اولڈ فیشن کے لوگ قطعاً ڈاکٹری کی طرف مائل نہ تھے۔ اُسپر ہمارے اطباء اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے ڈاکٹروں کو علم تشخیص الامراض اور علاج الامراض سے محض خالی سمجھتے اور ان کی بے علمی اور اپنے تفوق کو بات بات میں اپنے مریضوں اور حاشیہ نشینوں پر ظاہر کرتے رہتے تھے۔ حالانکہ ڈاکٹری علم سے خود قطعاً ناآشنا تھے۔ نہ صرف ڈاکٹری سے بلکہ اپنے علم طب کے حسن و قبح سے بھی آگاہ نہ تھے۔ اس وقت اگرچہ جرائد طبیہ بھی شاذ شاذ نکلنے شروع ہو چکے تھے۔ مگر ان میں بھی سوائے سوزاک و تشنک اور قوت باہ و امساک کی ادویہ کے اشتہاروں اور پرانی بیاضوں کے نسخوں کے کوئی تحقیقی مضمون یا اصلاح و تجدید طب کے متعلق اشارہ تک نہ پایا جاتا تھا۔ بیچارے اڈیٹران طبی رسالجات بھی سوائے اشتہار بازی سے شکم پروری کرنے اور ناظرین کے تداق کے مطابق نکیر کا فقیر بنے رہنے کو ہی ہنر خیال کرتے تھے۔ اوں تو کوئی شخص قدیم طبوں پر حرف گیری کا خیال بھی

نہ کرسکتا تھا۔ لیکن اگر کسی نے کچھ اسکے متعلق کہنے یا لکھنے کا اظہار بھی کیا تو اسکو کون سنتا تھا۔ شائد ۱۹۱۱ء کا ذکر ہے کہ جب طبی کانفرنس دہلی قائم ہوئی تو اس میں اگرچہ جناب ہز ہائنس نواب صاحب بہادر والیٔ رامپور بالقابہ اور جناب آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب اور شمس الاطبا جناب حکیم وڈاکٹر غلام جیلانی خانصاحب اور آنریبل لالہ سکھبیر سنگھ صاحب رئیس اور ڈاکٹر نظیر حسین خانصاحب وغیرہ روشن خیال اصحاب نے یونانی اور ویدک کی اصلاح کے لئے ڈاکٹری سے مدد لینے کے متعلق رائے دی۔ لیکن انکو پس پُشت ڈال دیا گیا۔ بلکہ بعض ایسے اصحاب کی آراء کو بالکل کانفرنس میں سنانے کے قابل ہی نہ سمجھا گیا جن میں سے جناب حکیم وڈاکٹر احمد علی خانصاحب زبدۃ الحکما لاہور کے متعلق مجھے یاد ہے کہ انکا مضمون سنانے کی اجازت ہی نہ دی گئی

ایسے نازک وقت میں انجمن خادم الحکمت نے اصلاح و تجدید طب کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اپنا کام آہستگی اور نرمی سے کرتی رہی۔ مگر اسکا کام اکثر زبانی جمع خرچ اطباء سے تبادلہ خیالات تھا۔ جسکو سنکر اکثر تو ناراض ہو جاتے مگر بعض بظاہر تسلیم کر لیتے تھے۔ پھر ۱۹۰۷ء میں یعنی انعقاد انجمن کے دوسرے سال رسالہ حکیم حاذق لاہور میں بعض مضامین تنقیدی انجمن کی طرف سے شائع ہوئے۔ مگر اسکو بائیکاٹ کر دیا گیا پھر ۱۹۱۲ء میں انجمن کی طرف سے رسالہ اشاعت الحکمت جاری کیا گیا۔ جو کہ صرف نو دس ماہ جاری رکھکر اطباء کے بائیکاٹ کی وجہ سے بند کرنا پڑا۔ آخر جب دیکھا کہ ماہواری رسالے کا اجراء ابھی مشکل ہے۔ کیونکہ ایسے رسالہ کی مخالفت کی جاتی ہے رسالہ تحفۃ الاطباء لکھکر مفت بھیجنا شروع کیا بلکہ شہر بہ شہر پھر کر اطباء کے گھروں میں جاکر مفت رسالہ دیا جاتا۔ اسپر کچھ ممبر بڑھنے لگے۔ اس کے بعد رسالہ ہدایۃ الاطبا مفت دینا شروع کیا۔ لیکن صرف ممبران کو حتے کہ قریب دو صد کے ممبران بن گئے پھر رسالہ معلم الاطبا شائع کیا اور ماہواری رسالہ رفیق حیات قادیان اور رسالہ المعالج امرتسر میں مضامین شائع ہوتے رہے۔ اور اب رسالہ تبصرۃ الاطباء کے نکالنے کا حوصلہ ہوا۔ اس رسالہ کے متعلق اطباء کے سلوک کا یہ حال ہے کہ خود ممبران انجمن میں سے

ایک حصے نے جب دیکھا کہ یہ تو ایک ایسی حکمت کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ جس کو ہمیں ازسرِنو سیکھنا پڑیگا۔ تو انہوں نے اس کو بائیکاٹ کر کے اپنے سابقہ علم پر ہی اکتفار کرنا چاہا۔ مگر الحمد للہ کہ اس مقدار میں اور نئے ممبر اور خریدار رسالہ پیدا ہو گئے۔ اور موجودہ ممبران میں سے خدا کے فضل سے کثیر حصہ اس قسم کا سمجھدار اور قدردان ہو چکا ہے۔ کہ میری منشا کے مطابق ہر ایک طبی خدمت میں مالی جانی امداد میں دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ ناظرین کو معلوم ہے کہ امسال بجائے تین روپیہ قیمت کے جب ان سے پانچ روپیہ قیمت طلب کی گئی۔ اکثر نے بلا چوں وچرا بھیجدی حالانکہ اس حجم بلکہ اس حجم سے بہت زیادہ کے رسالے ڈیڑھ اور دو دو روپیہ میں شائع ہو رہے ہیں۔ غرضیکہ بہت سی مشکلات اور موانعات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے خدا نے کامیابی کا مُنہ دکھایا ہے۔

اسقدر مختصر سا ذکر کرنے کے بعد میں ایک نہایت ہی دل خوش کن اور امید افزا خبر ناظرین تبصرۃ الاطباء کی خدمت میں سنانا چاہتا ہوں کہ اس سال انجمن کی بہاری ترقی اور کامیابی کے اور ذرائع پیدا ہو چلے ہیں۔ چنانچہ رسالہ الحکیم نے جو تمام پُرانے رسالوں میں سے ایک اعلےٰ درجہ کا رسالہ ہے مذاکرہ علمیہ کے عنوان کے ماتحت ایک سلسلہ مضامین شروع کر دیا ہے۔ جس میں طب یونانی کو غیر مکمل اور قابل اصلاح ظاہر کر کے اس کی اصلاح کے لئے اطباء کو تحریک دی جا رہی ہے۔ اور مسائل متنازعہ میں سے سب سے اول اخلاط کو ہی لیا گیا ہے۔ اُمید پڑتی ہے کہ اس بحث سے انجمن خادم الحکمت کی صداقت اور ضرورت اظہر من الشمس ہو جائیگی۔ اور بہت سے اطباء غفلت اور تعصب کے پردوں سے نکل جائینگے۔ کیونکہ یہ رسالہ اطباء کے کثیر حصہ میں جاتا ہے۔ اس کے علاوہ رسالہ حامی الصحت جو کہ اسی سال جاری ہوا ہے۔ اس میں بھی اگر علمیہ اور اصلاح و تجدید طب کے دو کالم رکھے گئے ہیں۔ جن میں ہمارے واسطے میدان مباحثہ کھولا دیا گیا ہے۔ بلکہ جناب اڈیٹر صاحب حامی الصحت نے مارچ کے پرچہ میں ہمارے خیالات پر کسی فرصت کے وقت میں بحث کرنے کا خصوصیت سے وعدہ فرمایا ہے۔ خدا کرے کہ انکو فرصت جلد میسر آئے تاکہ بحث ہو کر ہمارے صحیح خیالات لوگوں تک پہنچ سکیں۔ پھر علاوہ اس کے رسالہ المسیح جو کہ وہ بھی اسی سال جاری ہوا ہے۔ اور

یہ رسالہ اس شہر سے جاری ہوا ہے۔ اور ان اطبا کی زیر سرپرستی نکلا ہے۔ جو کبھی یونانی طب کے خلاف کچھ بھی سننا پسند نہ کرتے تھے۔ جیساکہ طبی کانفرنس کے پہلے اجلاسوں کی رپورٹوں سے ظاہر ہوسکتا ہے۔ اب یہ رسالہ کھلے بندوں طب یونانی کی خفت اور ڈاکٹری کی عزت کو ظاہر کرنے والے مضامین شائع کر رہا ہے۔ جس سے اطبا کے بیجا تعصب کا ستیاناس ہو رہا ہے۔

پس ممبران انجمن خادم الحکمت کے لئے نہایت خوشی کا مقام ہے کہ انکے خیالات نے جو آہستہ آہستہ دنیا میں بدقت پھیلائے جارہے تھے اثر کیا ہے اور آئندہ جلد جلد اور آسانی کے ساتھ پھیلنے کی قوی اُمید بندھتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے لیکن جہاں یہ خوشی کا مقام ہے کہ طبی دنیا جاگ اٹھی ہے۔ اور ہمارے کام میں سہولت پیدا ہوگئی ہے۔ وہاں ممبران انجمن کے کام کرنے کا بھی وقت آگیا ہے کہ پہلے سے زیادہ از سرنو انکو بھی تیار اور ہوشیار ہو جانا چاہئے۔ آخر صداقت دُنیا میں پھیل کر رہے گی۔ وہ وقت دور نہیں کہ ہمارے ملک میں ہمارے ہی اپنی ایجاد کردہ طب مسلط ہوگی۔ بلکہ دیگر ممالک بھی اس کو سیکھنا اپنا فرض خیال کرینگے۔ انشاءاللہ

(مدیر)

خوشخبری

جو اصحاب آئندہ کے لئے تین نئے خریدار پیدا کرکے ان کی طرف سے سالانہ قیمتیں نقد دفتر میں بھجوا دینگے۔ یا وی۔پی وصول کرا دینگے۔ انکا حق ہوگا کہ خود اپنے نام یا کسی دوست کے نام چھ ماہ کے لئے رسالہ مفت جاری کرالیں۔

اور بصورت پانچ خریدار دینے کے ایک سال کے واسطے رسالہ مفت جاری کرا سکتے ہیں۔

مدیر

کھلی چٹھی بنام اڈیٹر صاحب المعالج امرتسر

جناب حکیم صاحب السلام علیکم۔ آپنے رسالہ المعالج ماہ مارچ میں میری نسبت مقولہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کا استعمال کیا ہے جو بالکل غیر محل اور غلط ہے۔ مجھ پر کسی صورت میں بھی چسپاں نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اسکا صحیح محل اور مصداق آپ ہی ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ میرے پاس ایک کارڈ مکتوب الیہ کے نہ ملنے کے سبب واپس آیا۔ جسکو میںنے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ بار بار پڑھا۔ اسپر تمام مواہیر جنوری ۱۹۲۲ء کی ہیں۔ اس کی پشت پر مکتوب الیہ کا نام و پتہ جہاں تک میری سمجھ ہے آپ کی ہی قلم کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ پھر اس کارڈ کی پشت پر ۲۰ لکھا ہوا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر یہ آخری خط ہے تو بھی بیس کارڈ تو ضرور آپ نے شائع کئے ہیں۔ پھر میںنے اس خط کو دیکھکر فوراً ہی رسالہ میں شائع نہیں کر دیا بلکہ پہلے آپ کے بذریعہ خط استفسار کیا گیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ جس کے جواب میں آپ نے گول مول اور مبہم الفاظ لکھے جنکا خلاصہ یہ تھا کہ میںنے دوبارہ نئے کارڈ چھپوا کر شائع نہیں کئے۔ حالانکہ سوال یہ تھا کہ وہی مطبوعہ کارڈ جو آپ نے ۱۹۱۸ء یا ۱۹۱۹ء میں میری طرف سے شائع کئے تھے۔ اب دوبارہ بغیر میری اجازت کے کیوں شائع کئے گئے ہیں۔ پس جب میںنے آپکا خط مبہم معلوم کیا تو مجھے بالکل یقین ہوگیا۔ اور میںنے رسالہ میں ممبران انجمن کی آگاہی کے لئے لکھدیا کہ جس کے پاس ایسا خط پہنچا ہے وہ اسکو غلط سمجھے کیونکہ میںنے یہ خطوط شائع نہیں کئے۔

اب میں آپ سے دریافت کرنیکا حق رکھتا ہوں کہ میںنے کونسی چوری کی ہے کہ مجھ پر "اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" والی مثال صادق آئے۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اس مثل کے ضرور مصداق ہیں کہ ابتک اس الزام سے اپنی بریت ثابت کرنے کی بجائے اُلٹا مجھے جو کہ آپکی چوری کو پکڑنے والا ہوں ڈانٹ بتا رہے ہیں۔ امید ہے کہ آں مکرم اس معاملہ کو باحسن وجوہ صاف کردیں ورنہ پھر خاموش رہیں۔ اور اپنی بیان کردہ مثال کا مصداق نہ بنیں۔

مدیر تبصرۃ الاطباء

ممبران انجمن خادم الحکمت سے ایک مشورہ

مکرمی حکیم مولوی محمد عبدالغنی صاحب کی طرف سے سالانہ جلسہ اور ایک اور صاحب کی طرف سے ششماہی جلسہ ہونے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ جیسا کہ رسالہ گذشتہ اور گذشتہ سے پیوستہ میں تحریر ہو چکا ہے۔ اسپر اکثر دوستوں نے اتفاق رائے کر لیا ہے۔ سو میں بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ جلسہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اجتماع ایک بابرکت چیز ہے۔ اور جو لطف بالمشافہ تبادلہ خیالات میں ہوتا ہے۔ وہ تحریراً ہونا محال ہے۔ لہذا تمام ممبران کی خدمت میں التماس ہے کہ مفصلہ ذیل سوالات کے جوابات بہت جلد لکھکر روانہ فرمائیں۔

(۱) جلسہ ایک دن ہو یا دو دن یا تین دن۔

(۲) جلسکب اور کس موسم میں ہو۔ وہ دن عام تعطیلوں کے ہوں یا کوئی ضرورت تعطیلوں کی نہیں۔ کیونکہ ملازم اصحاب رخصت لے کر شامل جلسہ ہو سکتے ہیں۔

(۳) خرچ خوراک و رہائش کے واسطے ہر ایک صاحب کو خود انتظام کرنا چاہیئے یا کہ اس انتظام کو بانی انجمن اپنے ہاتھ میں لے سو اس صورت میں خرچ جلسہ کے لئے چندہ کس قدر ہر ایک صاحب سے لیا جانا چاہیئے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ تمام دوست خوب غور اور دور اندیشی سے کام لیکر جوابات باصواب سے حتے الامکان بہت جلد مسرو الوقت فرمائینگے۔

آپ کا خادم

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ لاہور

تولہ

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۱۸ - ہڑتال سفید ۱۰ تولہ کو کسی کوزہ گلی میں رکھکر اور اس میں ایک پاؤ لعاب کنوار گندل ڈال کر گلحکمت کر کے بیس سیر پاچک دستی کی آگ دیں بہت عجیب کشتہ ہے۔

خیق النفس کے واسطے ۲ ماشہ خالص شہد میں یہ کشتہ ایک رتی ڈالکر چاٹ لیں اور بخاروں کے واسطے اس کی ایک رتی شربت بنفشہ اور نیلوفر وغیرہ کے ساتھ دیں بہت مفید چیز ہے۔ حکیم محمد علی ٹھیکہ دار سلیم پور۔

جواب نمبر ۳۱ - **بواسیر** - اگر مدیر صاحب کا حکم نہ ہوتا۔ تو مستفسر صاحب کی دلی خواہش شائد دیر میں پوری ہوتی - مگر بہ تعمیل حکم مدیر صاحب ذیل کے دو نسخہ جات ارسال ہیں - ممکن ہے کہ ان سے مطلب براری ہو جائے - جملہ ناظرین کو واضح رہے - کہ آئندہ تمام استفسارات جن میں اس خاکسار کو خاص طور پر مخاطب کرنا مطلوب ہو - فی سوال بحساب پانچ روپیہ بذریعہ منی آرڈر ہمراہ سوال مذکور تبصرہ میں بھیجدیا کریں - جس وقت مدیر صاحب کی تصدیق وصولی مبلغات موصول ہو جایا کریگی - انشا اللہ مجرب المجرب نسخہ ہدیہ ناظرین کر دیا جایا کریگا۔

نسخہ (۱) جناب توچھ سات دن کے اندر موکہ گر جانے پر ایک تعجب کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں - انشا اللہ ایک گھنٹہ کے اندر موکہ بواسیر گر جاوینگے۔

وڑی چونہ - مرمہ کالا - سجی مکد تولہ - سیماب ۲ ماشہ - خوب باریک کھرل کر کے اور احتیاط سے رکھ دیوے - پہلے موکہ کو چاروں طرف گھی سے چوپڑ دیوے - اور خاص موکہ کے مُنہ پر دوائی لگاوے - یعنے دوائی گئو موتر یا بکری کے پیشاب کے اندر گھس کر پرے یا کسی دوسری اشیا سے موکہ کے سر پر لگاوے - دوسری جگہ پر نہ لگے - ورنہ زخم پیدا کردے گی - اگر زخم ہو جاوے - تو اُنکے اوپر مرہم کشتہ مردار سنگ کی لگاویں۔

نسخہ مرہم - مردار سنگ ۳ تولہ - نگدہ برگ - وتک سُرخ نصف سیر کے نگدہ میں

رکھ کر دس سیر کی آگ دیویں۔

نسخہ (۲) یہ نسخہ آپ کی مرضی کے موافق ہے۔

سنکھیہ زرد تولہ۔ سنگ جراح تولہ۔ ہر دو کو مُوتی کے پانی سے کھرل کر کے خشک کریں۔ اسی طرح سات دفعہ کھرل و خشک کریں۔ اور دو پیالی تانبہ میں جو اسی مطلب کے واسطے تیار کئے گئے ہوں جوہر اوڑاویں نیچے آنچ چراغ کی ہونی چاہئے احتیاط سے رکھ دیویں۔ موکہ ناخن سے سر کی طرف سے کھجلاویں۔ تاکہ سُرخ ہو جائے پھر لب لگا کر قدرے جوہر اوپر لگاویں۔ اور ہر دو شانوں کی مالش کریں۔ پانچ دن کے اندر موکہ خشک ہو جاویگے۔ موچنا یعنے چمٹی سے پکڑ کر نکال لیں۔

(غلام حسین مقام سعلال ڈاکخانہ بسالی ضلع راولپنڈی)

جواب نمبر ۳۷۔ ضعف باہ۔ سائل کو چاہئے کہ اپنے مریض کو دوا منفطہ لگوا کر آیلہ اُٹھائے تاکہ آلہ باہ میں حرکت اور حرارت پیدا ہو کر اسکا فعل تیز ہو جائے۔ اس غرض کے حصول کے واسطے جو نسخہ میرے تجربہ میں ہے لکھتا ہوں

مغز حب الملوک ۶ ماشہ۔ سم الفار ۳ ماشہ۔ شیر عشر (آک) تولہ سب کو کھرل میں گھوٹ کر یکجان کریں۔ بعدہٗ مسکہ صد آب شستہ ۳ تولہ میں ملا کر محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت حشفہ اور سیون چھوڑ کر پشت قضیب پر طلا کریں اور برگ تو سے لپیٹ کر پٹی باندھیں ۲۴ گھنٹہ کے بعد دیکھیں اگر آبلہ ایک ہوگا۔ تو اس میں سے پانی بذریعہ سوئی نکال دیں اور گھی سے چپڑ دیا کریں۔ لیکن اگر آبلے متعدد چھوٹے چھوٹے ہوں تو دوسرے دن پھر وہی طلا لگاویں۔ حتےٰ کہ دوسرے تیسرے دن چھوٹے چھوٹے زخم ہو جاویگے۔ پھر اس طلاء کو چھوڑ کر صرف گھی کا استعمال رکھیں زخم کے مندمل ہونے کے زمانہ میں انتشار اور خیزش حسب دلخواہ ہوگی۔

خاکسار فتح محمد از پنڈوریاں

ایضاً۔ آپکے مریض کو مندرجہ ذیل گولیاں فائدہ کرینگی خود بنا کر استعمال کراویں یا کہ میرے ہاں سے تیار شدہ منگوا کر استعمال کراویں۔ ۵ کچلہ مدبر کہ کچلہ ایک پاؤ کو ۱۵ دن گودہ کنوار گندل میں رکھ کر اور بعدہ مقشر و مبرز کر کے ۱۵ دن آب ادرک تازہ میں

رکھ کر پیس لیویں۔ اب کچلہ مدبرہ میں زعفران ۴ ماشہ۔ دار چینی ۱ تولہ۔ جلوتری ۱ ایک تولہ سورنجاں شیریں ۲ تولہ۔ زنجبیل ۳ تولہ۔ الائچی کلاں ۱ تولہ ملاکر حبوب بقدر کنار صحرائی تیار کریں۔ خوراک ایک گولی صبح ایک۔ شام ہمراہ شیر گاؤ۔ اگر گنگہ سیماب دودھ میں معلق کرکے مطبوخ کرکے دودھ پلایا کریں تو سونے پر سہاگے کا کام دیویگا۔

(حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ صاحب از کندیاں)

جواب نمبر ۳۸۔ چھپاکی۔ اس مرض کی تشریح یہ ہے کہ خصوصاً جگر اور عموماً دیگر اعضائے انہضام کی کمزوری کی وجہ سے خون میں اعتدال نہیں رہتا۔ تو اس میں ایک قسم کی زہر پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسی زنبور (بھڑ) اور ذباب (مکھی) وغیرہ ڈنگ مارنے والے جانوروں میں ہوتی ہے۔ سو جب ایسے مریضوں کے بیرونی حصہ جسم پر سردی پہنچے تو عروق شعریہ کے دوران خون میں رکاوٹ ہو کر وہاں اجتماع خون ہو جاتا ہے۔ جس سے چھوٹے یا بڑے نشان معلوم ہونے لگتے ہیں۔ اور ان او بہاروں پر خارش اور جلن معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جب گرمی جلد کو پہنچائی جائے تو دوران خون ٹھیک ہو کر وہ ابھار نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور یہ حالت ہمیشہ ہوتی رہتی ہے تاوقتیکہ خون کی حالت اعتدال پر نہ آجائے۔ اسکا علاج اصل مرض کا علاج کرنا ہے۔ خصوصاً مقویات جگر و معدہ ادویہ۔

(حکیم فتح محمد از پنڈوریاں)

ایضاً۔ اس مرض میں تمام بدن پر گول گول سُرخی مائل دھبے دفعتہً ظاہر ہو جایا کرتے ہیں۔ جن میں جلن اور شدت کی خارش ہوتی ہے (ہمارے علاقہ میں دیدپھر کہتے ہیں) اور پھر وہ جلدی غائب بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ اس کے ہمراہ عموماً خفیف بخار بھی ہو جایا کرتا ہے۔ اگر مرض شدید ہو تو چند ہفتے بعد رفع ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن جب پورانا ہو جائے تو برسوں تک تکلیف دیتا ہے۔ کبھی یہ مرض نوبت بنوبت ہوا کرتا ہے اور بعض شخصوں میں کسی خاص غذا وغیرہ کے کھانے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً بعض میں بیگن یا آرام وغیرہ کھانے سے۔ اسباب بدہضمی استعمال اشیاء گرم خلاً گوشت نمکین یا مچھلی وغیرہ یا بعض قسم کے تیل استعمال زیادہ کرنے بچوں میں دانت نکالنا

عورتوں کو بہ نسبت مردوں کے اور بچوں و جوانوں کو بہ نسبت بوڑھوں کے یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ (حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کندیاں)

جواب نمبر ۳۹ - حب مسکین نواز سے تنقیہ مواد کرا کر (مالہ کرا کر لکھنا چاہیئے) حب مبیعہ سائلہ کا استعمال دو ہفتہ تک کراویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ آرام آجاویگا۔ یا کہ انجیر زرد ۵ دانہ۔ زوفہ ۶ ماشہ۔ گل بنفشہ ۳ ماشہ۔ پرسیاؤشان ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ مویز منقےٰ ۱ تولہ۔ خلیہ ۳ ماشہ کا جوشاندہ کر کے استعمال کراویں۔ (حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں)

ایضاً - کھانسی بلغمی - زوفہ ۶ ماشہ۔ انجیر ولایتی ۵ عدد۔ اصل السوس ۶ ماشہ پرسیاوشان ۶ ماشہ ان چاروں ادویہ کو تین پاؤ پانی میں ڈالکر پکائیں۔ نصف پانی جل جائے تو چھانکر نصف صبح اور نصف شام کو پلاویں۔ انشاء اللہ اس نسخہ سے بلغم رقیق ہوکر خارج ہوگی۔ اور کھانسی کو آرام ہو جائیگا۔ حکیم فتح محمد از پنڈوریاں

جواب نمبر ۴۰ - بخدمت باوید صاحب کو واضح ہو کہ ہوا، صفراء، بلغم۔ جائے قیام شریان و تعداد آں تاثیرات نباتات و تجربات مرکبات وغیرہ کی تحقیق و تجربہ کو عمل حکمت میں بڑا دخل ہے۔ چاہے بقول حضور یہ موشگافیاں ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر ایسے امور کی بابت وید صاحب سوالات وغیرہ کرتے تو ہم کو کوئی اعتراض نہ ہوتا بلکہ بخوشی جوابات سے مطلع کرتے۔ لیکن گائے بھینس وغیرہ کو خون حیض کیوں نہیں آتا۔ پستانوں کے سر کی جگہ سیاہ نشان کیوں رہ جاتے ہیں۔ عورت کو داڑھی کیوں نہیں ہوتی۔ سانپ کے پاؤں کیوں نہیں ہوتے۔ گدھے کے سینگ کیوں نہیں ہوتے۔ وغیرہ وغیرہ موشگافیاں عمل حکمت میں کوئی تعلق نہیں رکھتی ہیں۔ اس لئے میں پھر وید صاحب سے خصوصاً دیگر اہل ناظرین رسالہ سے عموماً پوچھتا ہوں کہ پہلی باتیں جنکو وید صاحب نے موشگافیوں پر محمول فرمایا ہے۔ موشگافیوں میں داخل ہیں، یا کہ پچھلی باتیں جن پر وید صاحب اکثر سوالات کیا کرتے ہیں۔ خفگی معاف وید صاحب نے خود مجھے از سر نو قلم اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔ ورنہ میں تو نصیحت کر کے خاموش ہو گیا تھا۔ (حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں ضلع میانوالی)

نوٹ - جناب پنڈت مولراج صاحب ویدکو اگر ان کی فلاسفی معلوم ہو تو خود لکھدیں ورنہ تو تو میں میں میں کوئی فائدہ نہیں - اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق علم ہوتا تو ضرور لکھدیتے - مدیر)

جواب نمبر ۴۱ - مستفسر صاحب نے علاج میرے ذمہ ڈالا ہے - اور تعین مرض دیگر اطبار کے ذمہ - مگر چونکہ دیگر کسی صاحب نے تعین مرض کے متعلق کوئی جواب نہیں دیا - اس واسطے دونو قسم کے جوابات مجھے ہی لکھنے ضروری ہیں - وہو ہذا

یہ تپ جلد کی چھوٹی چھوٹی غدودوں کے ماؤف ہو جانے سے پیدا ہوا ہے خصوصاً معدہ کی گلٹیاں زیادہ ماؤف معلوم ہوتی ہیں - اس واسطے ان کی کمی فعل سے جو نقص خون میں پیدا ہوا ہے اسکے دور کرنے کو طبیعت مدبرہ بدن نے گردوں کے فعل کو تیز کر دیا ہے - حتےٰ کہ ان میں سوزش اور خراش کے واقع ہو جانے سے یہ حالت رو یہ ہو گئی ہے - ستاردرہ کی سُرخی اور غلظت گردوں کی سوزش پر دلیل قاطع ہے اور سینہ و پیڑو پر سفید دانوں کا بروز غدد جلدی کے ماؤف ہونے کی خاص علامت اور ہاتھ پاؤں کا سرد ہونا معدہ میں سوزش کی علامت ہے - ایسے حالات میں علاج کے طور پر سفوف سمی ۳ کا استعمال کرنا چاہئے - یا حب بلسان بقدر ۲ ماشہ پیکر ہمراہ شربت مناسبہ دیں - یا اسفنج سوختہ بقدر ۲ رتی صبح و شام دیں - مدیر

استفسارات

سوال نمبر ۴۷ - رومی مصطگی کا تیل نکالنا منظور ہے - کوئی صاحب اسکی صحیح اور آزمودہ ترکیب سے آگاہ فرمائیں - بے رام آنند

سوال نمبر ۴۸ - حیات عمدتی یعنے مُہلتی کے بارہ میں طب جدید کا کیا خیال ہے - میں تو مُہلتی بخار کے وجود سے انکاری ہوں - کیونکہ اکثر مواقع پر جبکہ دوسرے یونانی حکیم مریضوں میں مُہلتی بخار کا فتوےٰ لگا کر چلے جاتے ہیں - اور اُن مریضوں کا علاج مجھے کرنا پڑا ہے - تو میں نے سخت، قوی مُسہل دیکر مُہلتی بخار کی مُہلت کو توڑ دکھایا ہے فوراً بخار ٹوٹ جاتا ہے - حالانکہ وہ پہلے حکیم تیمار داروں کو کہہ گئے

تھے کہ یہ ۱۳ دن والا بخار ہے۔ یہ سات دن والا ہے۔ وغیرہ وغیرہ اور اسی طرح ذات الجنب وذات الریہ وغیرہ میں جبوب مسکین نوازسے بغیر فصد وغیرہ کے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ (حکیم مولوی بہاؤ الدین خاہ از کندیاں)

سوال نمبر ۴۹ ۔طب آزمائشی المعروف بہ خانہ شفا قیمتی عمار مولفہ و مصنفہ جناب حکیم سائیں بخش شناسی کس پتہ سے مل سکتی ہے۔ "

سوال نمبر ۵۰ ۔تریہ مقشر و مجوف و اصل السوس و تخم خرفہ مقشر۔ تخم کشوث درصرہ بستہ وغیرہ نازک مزاجیاں ادویہ کے ساتھ کی جاویں یا کہ نہیں۔ اگر ان شروط پر عمل نہ کیا جاوے تو کیا کوئی ہرج ہے۔ "

سوال نمبر ۵۱ ۔سوہاگہ تیلیہ و سوہاگہ چوکیہ سے کون سے اقسام سہاگہ مراد ہیں (حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ صاحب از کندیاں)

سوال نمبر ۵۲ ۔ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ پلیگ ایک متعدی بیماری ہے۔ جو بذریعہ جراثیم وبائی پھیلتی ہے۔ جن کا نام بیسی لس پیس ٹس ہے۔ برخلاف اس کے طبب جدید جراثیم کے وجود سے انکاری ہے۔ اور اس کی پیدائش کی وجہ غدود خون کی صفائی پر متعین ہیں۔ انکے افعال میں نقص آجانا اور انکا متورم ہوجانا بتاتی ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ

(۱) کیا وبا کے دنوں میں ہی سب آدمیوں کے غدود تصفیہ خون سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ یا آگے پیچھے بھی۔

(۲) پھر یک لخت بہت سے آدمی اکٹھے کیوں بیمار ہو جاتے ہیں۔

(۳) وبا کے دنوں کے علاوہ اگر کوئی غدود کسی فرد واحد کی متورم ہو جائے۔ تو اسکو کیوں پلیگ کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔

(۴) کسی ہاتھ یا پاؤں پر چوٹ لگنے یا زخم ہونے کے سبب سے بھی بغل یا بُن ران کے غدود میں ورم ہو جاتی ہے۔ جسے عموماً ودہ کہتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے کہ ورم غدود کا نام ہی طاعون ہے۔ اسے بھی طاعون کیوں نہیں کہا جا سکتا۔

(۵) جتنا مہلک یہ ورم (طاعون) ہے۔ اگرچہ دوسری صورت میں بھی یہی غدود

متورم ہوتے ہیں۔ اتنے مہلک نہیں ہوتے۔ اور نہ اتنی ہیبت ان میں ہوتی ہے۔ اگر ان تمام صورتوں کو مدنظر رکھا جاوے۔ تو پھر ڈاکٹری خیال کسی قدر صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ اور اگر سبات میں جراثیم کو صحیح تسلیم کر لیا جاوے۔ تو باقی امراض میں جراثیم ماننے پڑینگے۔ دیکھئے طب جدید اسکا کیا جواب دیتی ہے۔ محمد عبدالغنی

سوال نمبر ۵۳۔ ایک چھوٹی سی کتاب عربی زبان میں عملیات کے متعلق ہے۔ جسکا نام حرز یمانی ہے۔ مجھے اس کی ضرورت ہے۔ کوئی دوست براہ مہربانی پتہ دیں کہ کہاں سے مل سکے گی۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہو اور فروخت نہ کرنا چاہیں تو عاریتہً عنایت فرمائیں۔ محمد قاضی از مچھنی عالم شیر

سوال نمبر ۵۴۔ جناب حکیم دیو یداس صاحب سائل واقعہ ضلع لاہور کی طرف سے ماہ مارچ رسالہ میں صفحہ ۲۵ پر مضمون ضیق النفس اور مسلوں میں بلغم کی کثرت پر لکھا گیا ہے۔ اس میں حکیم صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یا یوں سمجھو کہ وہ بخارات جو مساموں سے خارج ہوتے ہیں۔ بند ہو کر معدہ میں جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو معدہ سے اُٹھکر دماغ کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ تو دماغ اس موذی مادہ کے ہضم کو قبول نہ کر کے ناک اور حلق کی طرف دفع کرتا ہے۔ جس کو نزلہ زکام کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ بندہ نے اسی قسم کا مضمون اور بھی بعض رسالوں یا کتابوں میں پڑھا ہے۔ مگر سمجھ نہیں آتی۔ کہ معدہ سے براہ راست انجرے کس راستے دماغ میں چڑھ جاتے ہیں۔ اگر کہا جائے۔ کہ وریدوں شریانوں کی راہ جاتے ہیں۔ تو وہ خون سے مملو ہوتی ہیں۔ اور سائنس کا یہ تجربہ ہے۔ کہ ہوا خالی جگہ میں جا سکتی ہے۔ بھری ہوئی جگہ میں نہیں جا سکتی۔ اور اگر بالفرض اس بات کو مان بھی لیا جائے۔ تو دماغ تک جانے سے پہلے کئی اغشیہ اور اعضا آتے ہیں۔ وہ اس سے پہلے کیوں متاثر نہیں ہوتے۔

دوسرے اگر یہ فرض کیا جاوے۔ کہ اعصاب کے ذریعے انجرے دماغ میں پہنچتے ہیں۔ تو یہ بات بھی قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ وجہ یہ کہ اعصاب میں کوئی سوراخ نہیں ہوتا۔ جس کی راہ جا سکیں۔ وہ تو محض احساس کرانے پر متعین ہیں۔ اور بس

یہ مسئلہ مدت سے بندہ کے زیر غور تھا۔ مگر آج پھر حکیم صاحب موصوف کا مضمون پڑھنے پر تازہ ہوا ہے۔ لہذا براہ عنایت اسپر تفصیلاً روشنی ڈالیں۔ کہ در اصل کیا بات ہے۔ ورنہ زکام۔ نزلہ تو محض اسی طرح ہوتا ہے۔ کہ اگر ناک کی غشاء مخاطیہ میں سوزش پیدا ہوکر اس کا ترشح بڑھ جائے۔ تو زکام ہے۔

اور اگر حلق کی غشا میں سوزش ہو۔ تو نزلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ سبب اس کا خواہ کچھ ہو۔ کیونکہ اس کی پیدائش کے بہت سے اسباب ہو سکتے ہیں۔

نیاز مند حکیم سندر داس از جسوکے

تحقیقات و تجربات

از جناب حکیم عطاء محمد صاحب اڈیٹر رفیق حیات قادیاں ضلع گورداسپور

واضح ہو کہ ایک سن رسیدہ عورت میرے پاس بغرض علاج آئی۔ اور اس نے کہا کہ میری پنڈلیوں اور پاؤں پر عموماً خارش رہتی ہے۔ جس سے میں تنگ آگئی ہوں اور کھجلاتے کھجلاتے زخم بھی ہو جاتے ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اسکو اول مسہل دیکر بعد میں مصفائے خون ادویات استعمال کرانی چاہئے۔ چنانچہ میں نے اسکو اول مسہل میگنیشیا کا دیا۔ بعد میں اسکو سفوف مصفائے خون کی (جو کہ میرے مطب میں اکثر رہتا ہے جس کے اجزاء منڈی۔ حنا۔ جل نیم۔ مجیٹھ۔ کچور۔ ہلیلہ بلیلہ وغیرہ وغیرہ جسکا نسخہ بیاض نوردین میں درج ہے۔ استعمال کرانے کی غرض سے) پڑیہ باندھنے لگا ہوں کہ یکدم طبیعت حکیم صاحب موصوف طب جدید کے ایجاد کردہ سفوف سمی کی طرف پھر گئی میں نے اسکو ایک ہفتہ کی خوراک کے لئے یعنی ۱۶ پڑیہ سفوف سمی نمبر ۳ کی باندھ کر دیدیں اور ہدایت کی کہ اسکو بعد نمذا پانی کے ساتھ کھایا کرے ایک ہفتہ کے بعد تو وہ عورت نہ آئی۔ مگر پندرہ دن کے بعد آئی۔ اور کہنے لگی کہ مدت سے مجھکو ایام ماہواری نہیں ہوا کرتے تھے۔ اب خوب کھل کر شروع ہو گئے ہیں۔ اور خارش کا بہ نسبت آگے کے بہت فرق ہے۔ مجھے اس واقعہ سے تعجب ہوا کہ حیض کا اجرا کس طرح ہو گیا کیا سفوف سمی

ہیں یہ اثر بھی ہے۔ اس خیال سے میں نے ایک دو دیگر عورتوں کو سفوف سمی ایام ماہواری سے آٹھ دن پہلے استعمال کرانا شروع کیا تو انکو بھی اللہ تعالےٰ نے بامراد کردیا۔ یہ عریضہ اس غرض سے تحریر کیا ہے تاکہ دوسرے اصحاب بھی اسکو تجربہ کریں۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حکیم صاحب کے ہر کام میں برکت دے اور سینہ کو کھولدے۔ نئی نئی تحقیق کرنے میں کوئی روک نہ آوے۔ آمین۔

نسخہ دوم مجرب المجرب ۔ چھوٹے بچوں کی مرض اسہال کے لئے جو کسی دوا سے بند نہ ہوں بارہا تجربہ کی گئی ہے۔ اور ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ م ماترو اور تج دونو ایک ایک ماشہ زعفران ایک رتی تینوں کو نہایت باریک پیسکر سفوف بنا رکھیں۔ خوراک سال سے کم عمر بچہ کے لئے ایک رتی دو سال تک دو رتی اور تین سال کے واسطے تین رتی روزانہ دو تین خوراک صرف پانی یا عرق بادیاں وغیرہ کے ساتھ دیں۔

(از جناب حکیم بہاؤ الدین شاہ صاحب از کندیاں)

مندرجہ ذیل معجون بواسیر بادی کے لئے خصوصاً خونی کے لئے عموماً مفید اور مجرب ہے۔ پوست ہلیلہ زرد ۱ تولہ پوست بلیلہ ۱ تولہ۔ آملہ ۱ تولہ۔ گاؤزبان ۱ تولہ۔ سفوف ۱ تولہ۔ دانۂ الائچی کلاں ۱ تولہ۔ اسطوخودوس ۱ تولہ۔ گل بنفشہ ۲ تولہ۔ برگ سنا ۲ تولہ۔ آرد ترید سفید ۲ تولہ۔ مُقل ارزق ۴ تولہ۔ روغن بادام یا روغن زرد ۴ تولہ۔ شہد خالص دوچند ادویہ تمام ادویہ الگ الگ باریک پیس کر پارچہ بیز کرنے کے بعد اوزان ٹھیک ٹھیک تولکر روغن زرد یا بادام روغن ملاکر خوب یک ذات کریں۔ جب ادویہ ملکر یکذات ہو جاویں تو شہد ملاکر معجون تیار کریں۔ خوراک ۱ تولہ سے ۱۰ تولہ تک بوقت خواب ہمراہ آب نیم گرم یا شیر مطبوخ استعمال کریں۔ اور خوراک معجون اپنے مزاج موافق بھی تجویز کرسکتے ہیں۔ کیونکہ بعض آدمیوں کو صرف ۶ ماشہ سے بھی قبض کشائی ہو جاتی ہے۔ سویرے پاخانہ کھلکر آیا کرتا ہے۔ اور ریح خوب ٹوٹتی ہے۔ مسے بھی نرم ہو جاتے ہیں۔ غذا مرغن اور شیر گاؤ خوب استعمال میں رکھیں۔ ہانڈی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ نوٹ۔ ادویہ عمدہ

اور نئی خرید کریں۔ پُرانی اور بوسیدہ نہ ہوں۔ برگ سنا وسے سینک علیحدہ کر دیویں کیونکہ وے قابض اثر رکھتی ہیں۔ یہ معجون جملہ شکایات ریاحیہ کو نیست و نابود کر دیگا۔ معدہ کی حالت درست ہو جاتی ہے۔ اِس معجون کو عرصہ تک استعمال میں رکھنا چاہئے۔ تاکہ رگ و ریشہ میں ریح کو چھانٹ ڈالے۔ چنانچہ ایک عورت جسکو بوجہ ریاح بواسیر کے رات کے وقت درد اعضاء اسقدر ہوتا تھا۔ کہ جب تک رانوں سے لیکر پاؤں تک رسّی وغیرہ سے اُسکو نہ جکڑا جاتا تھا۔ سونا حرام تھا۔ تمام بدن درد کرتا تھا۔ اچوی از صہ ہوتی تھی۔ اُسکا معمول تھا کہ ٹانگوں کو کس کر بندھول لیتی تھی اس معجون سے تمام شکایات ریاحیہ رفع ہو گئیں اور آرام سے سونے لگی۔ اور بواسیر کا نام تک نہ رہا۔ اسی طرح ایک اور شخص جسکو سلسل بول از حد تھا۔ بوجہ کثرت ریاح اسفلہ کے رات کو پچاس پچاس دفعہ حاجت پیشاب ہوتی تھی۔ اسکے چند روزہ استعمال سے صحتیاب ہو گیا۔ غرضیکہ جملہ ریاحیہ امراض کا جانی دشمن ہے۔

آنند امرت

از جناب ایس۔ جے رام آنند کیرت پور۔ ضلع ہوشیار پور

تربوز پختہ ایک عدد۔ برادہ فولاد ۵ تو۔ جوَ نیم کوب ایک سیر۔ کشمش یعنی میوہ آدھ سیر دار چینی ۱ تولہ۔ لونگ ۱ تولہ۔ مجیٹھ ۵ تولہ۔ زعفران کشمیری ۶ ماشہ۔

ترکیب۔ تربوز پختہ جو کہ تقریباً دس سیر کا ہو لیکر اور اس میں سے تقریباً چار انچہ مربعہ ٹکڑا کاٹ لیویں۔ بعد مذکورہ ادویہ نیم کوفتہ کر کے تربوز میں داخل کر دیویں۔ اور بعد تراشا ہوا ٹکڑا پھر اصل مقام پر لگا کر مُنہ بند کر دیویں۔ اور تربوز پر نصف انچہ گیلی مٹی کا لیپ کر کے دھوپ میں رکھیں۔ بعد مٹی سُوکھ جانے کے دو فٹ گڑھا زمین میں کھود کر نیچے گھاس بچھا کر تربوز کو رکھدیویں۔ تربوز کے اوپر اور ارد گرد بھی گھاس رکھدیویں۔ اوپر سے مٹی ڈالکر گڑھے کو مٹی سے بند کر دیویں۔ موسم گرما دو ہفتہ بعد اور موسم سرما میں چار ہفتہ بعد تربوز کو گڑھے سے نکال کر مٹی وغیرہ سے پاک وصاف کر کے

تھالی میں رکھ کر دو ٹکڑے کر دیویں اور تمام گودہ کچلکر کھدر کے کپڑے میں نچوڑ کر پانی نکال لیویں - اور بوتلوں میں بھر کر رکھ چھوڑیں - خوراک ڈھائی تولہ سے ۵ تولہ تک صبح اور شام نوش کیا کریں - یہ نہایت ہی اعلےٰ سودیشی ٹانک بصورت عرق ہے جسکے استعمال سے نہایت عمدہ سرور آجاتا ہے - خون بے حد بڑھتا ہے جسم کی تمام کمزوریاں دور ہوتی ہیں - صرف ایک ماہ کے استعمال سے جسم خوب تر و تازہ اور رُخ ہو جاتا ہے بھوک خوب لگتی ہے - خصوصاً موسم گرما میں اس کا استعمال از بس مفید ہے - مناسب موقعہ استعمال کر کے تصدیق فرماویں -

---

منجانب جناب حکیم غلام حسین صاحب ساکن سملال ضلع راولپنڈی ممبر انجمن خادم الحکمت

تپ دق - جو کہ درجہ اول و دوئم میں بارہا آزمایا گیا ہے - بیشبہ بے خطا ثابت ہوا دھمبال جسکو دھماسہ و دھامہ بھی بولتے ہیں - ایک عام خود رُو بوٹی ہے - جو کہ پنجاب میں بکثرت پائی جاتی ہے - پنجاب میں اسکو جواسہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں - اس کی پانچ عدد جڑیں سبز لیکر رات کو قدرے پانی شامل کر کے شیرہ بدستور معروف نکالیں - اور مریض تپ کو پلا دیں - تھوڑی دیر کے بعد اُلٹی یعنے قے ہو گی - اگر قے ہو جاوے تو سمجھ لیں - کہ علامت دق ہے - ورنہ نہیں - بعد تشخیص مرض ایک ہفتہ عشرہ تک بدستور بالا مریض کو پلاتے رہیں - انشاء اللہ کہنہ سے کہنہ بخار دور ہو کر تمام علامات صحت نمایاں ہونگے - دوائی مذکور اُس وقت تک متواتر استعمال کریں - جب تک اُس کے پینے سے قے نہ رُک جاوے - بندہ نے کوئی مریض ایسا نہ دیکھا جس نے آٹھ یا نو دن کے اندر خدا کے فضل سے صحت نہ پائی ہو -

جملہ امراض چشم کے لئے لاثانی نسخہ - کوڑیاں خورد سفید ۵ تولہ (جو کہ ہاتھ سے ٹوٹ جاتی ہیں) پیتی سچی ۳ تولہ - صدف سفید ۳ تولہ - سُرمہ سفید ۳ تولہ - سرمہ سیاہ ۳ تولہ شاخ مونگہ ۱ تولہ - تلسی شورہ ۱ تولہ - فلفلدراز ۶ ماشہ - کوڑی زرد سوختہ ایک تولہ نمک شیشہ ۱ تولہ - سمندر جھاگ ۱ تولہ -

ترکیب - کوڑی سفید خورد کسی مٹی کے برتن میں ڈالکر عرق لیموں اسقدر ڈالیں

کہ کوڑیوں سے دو انگشت اوپر رہے۔ منہ کپڑا سے بند کر دیویں۔ تاکہ غبار نہ پڑے۔ دو ہفتہ کامل دھوپ میں رکھیں اور ہر روز برتن کو ہلا دیا کریں۔ کوڑیاں مذکور کشتہ ہو کر عرق لیموں سے مل جاوینگی۔ جملہ ادویہ کو کھرل میں ڈالکر عرق لیموں متذکرہ بالا ملا کر کھرل کریں۔ اور خشک ہونیکے بعد ۳ عدد آب زہرہ بُز سے کھرل کریں۔ خشک ہونے پر آب کھٹیکل ایک پاؤ۔ آب درخت سرس ایک پاؤ میں بالترتیب کھرل کر کے حسب دستور سُرمہ تیار کریں۔ اور بوقت حاجت ایک ایک سلائی آنکھ میں لگائیں۔ اور چند روز کے استعمال سے قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔

مکالمہ باہمی

مجھے کتاب ترجمہ اُردو ذخیرہ خوارزم شاہی مکمل اور مخزن الاکسیر مصنفہ حکیم امام الدین پاکپٹنی مکمل کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس موجود ہوں تو قیمتاً یا بطور تبادلہ کتب لینے کو تیار ہوں۔ تبادلہ کے لئے مفصل ذیل کتب دے سکتا ہوں :-

(۱) معدن الشفاء (۲) شرح اسباب (۳) رموز الاطباء حصہ اول طبع ثانی (۴) مفتاح الخزائن (۵) منافع کبیر (۶) بیاض کبیر۔ یہ آخری دو نو کتابیں مولفہ حکیم کبیر الدین صاحب اڈیٹر المسیح کی ہیں۔ جس صاحب کو تبادلہ یا خریداری کی ضرورت ہو مفصل ذیل پتہ پر خط و کتابت سے فیصلہ کریں۔

حکیم جے رام آنند بمقام کیرت پور ضلع ہوشیارپور

اغراض و مقاصد

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ ۔ لاہور

(۱) طب قدیم یہ وجدید ہر قسم کے اصول علاج و تشریحات وغیرہ پر نظر کیجائے اور انمیں سے خذ ما صفا ودع ما کدر کے اصل پر ہر ایک صحیح اور عمدہ بات لیجائے۔ خواہ وہ طب یونانی کی تحقیقات ہو یا ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ کی

(۲) تمام انتخاب کردہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں اسے رواج دیا جاوے

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ جو کہ موجودہ تمام طریقہ ہائے طب کی مجوزہ ہیں انکا مکرر امتحان اور تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص اور فوائد اور مقدار خوراک وغیرہ کا تعین و تقرر کیا جاوے۔

(۴) ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ جو مجربہ و منتخبہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جاوے اور انکی ترویج اور فروخت کے لئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں۔

(۵) مفردات کے ست۔ جوہر۔ روح۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔

(۶) علم کیمیا۔ علم جراحی اور علم افعال الاعضا کی اشاعت اور ترویج کی جاوے۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جاوے۔

(۷) ان تمام وسائل و ذرائع کو جو تکمیل و اصلاح اغراض و مقاصد انجمن کے متعلق معلوم و محسوس ہوں کام میں لایا جاوے

قواعد و ضوابط

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ ۔ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے مذاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو۔ انجمن ہذا کا ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اغراض و مقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو۔ اور اسکی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد و ضوابط پر کاربند ہو۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق و اتحاد کو بڑھائے اور انکو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات و ضروریات میں خصوصاً شرع صدر سے مستفیض و مستفید کرے۔ اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہوگا۔ اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ۔ ہاں جو شخص خوشی سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ لیگا۔ اس سے بصد شکریہ قبول کیا جاویگا۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ تمام معاملات و امورات انجمن میں اپنی آزادانہ رائے دے سکے۔ مگر بعد مشورہ ممبران جس امر پر بمنظوری بانئ انجمن فیصلہ قرار پاجائے اسکے برخلاف رائے کی کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے۔ جن میں ہر ایک ممبر شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت حصہ لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔

فرائض ممبران

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہے اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط انجمن کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھے تمام امورات کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ اور میں حتے الوسع انپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ میرا نام بزمرہ ممبران لکھ لیا جاوے اور اس خط پر پورا پتہ بمعہ تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے اور اسکے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب کرتے ہیں وہ جب تحریر رسالہ ہذا مبصرۃ الاطباء اپنے زیر علاج مریضوں کے لئے باقاعدہ رجسٹر بنائیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں

(۴) جنکا باقاعدہ مطب نہیں۔ مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہیئے۔

(۵) ہر ایک معالج کے لئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ و مصدقہ ادویہ کو استعمال کرے خواہ وہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوافروش کے پاس رکھوائے۔ اور پھر خواہ وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے۔

(۶) تشخیص الامراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں۔

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔ فقط